بقیع
DECEMBER 2022
342
Regd. # MC-1177
القولُ الصَّواب
فِی
تعرِیفُ الأصحَاب
تالیف
مولانا سید جلال الدین محمد مقصود عالم شاہی البخاری
متوفی 1059ھ
مترجم مولانا شبیر حسین ازہری
تخریج مولانا محمد اسامہ قادری نعیمی
(متخصص جامعۃ النور)
جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

القَولُ الصَّواب

تالیف

مولانا سیّد **جلال الدین محمد مقصود عالم شاہی بخاری** قدّس سرہٗ

(متوفی: ۱۰۵۹ھ)

مترجم

مولانا **شبیر حسین ازہری** [نزیل یوکے]

تخریج

مولانا **محمد اُسامہ قادری نعیمی** مدظلہ العالی [متخصص جامعۃ النور]

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

کتاب : القَولُ الصَّواب فِی تعریفِ الأصحاب

تالیف : مولانا سیّد جلال الدین محمد مقصود عالم شاہی بخاری قدس سرہٗ (متوفی:۱۰۵۹ھ)

مترجم : مولانا شبیر حسین ازہری (نزیل یوکے)

تخریج : محمد اسامہ قادری نعیمی (متخصص جامعۃ النّور)

سن اشاعت : جمادی الاوّل ۱۴۴۴ ہجری / دسمبر ۲۰۲۲ء

تعداد : 4500

ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنّت، کراچی، پاکستان

نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی،

فون:021-32439799

خوشخبری : یہ رسالہ www.ishaateislam.net

پر موجود ہے

فہرستِ مشمولات

پیش لفظ

نحمدہ ونصلّی علی رسولہ الکریم

جس خوش نصیب مسلمان نے بحالتِ ایمان نبی کریم ﷺ کی حیات ظاہری میں آپ کی صحبت اختیار کی بایں طور پر کہ آپ کو دیکھا یا آپ کی گفتگو سنی یا آپ کے ساتھ سفر یا حضر کی کسی مجلس میں رہا اگرچہ یہ صحبت ایک لحظہ کی ہو اور اُس شخص کا ایمان ہی پر خاتمہ ہوا، وہ صحابی ہے۔ صحابہ کی بڑی شان ہے کوئی ولی، کوئی غوث، کوئی قطب درجے میں، مرتبے میں کسی صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا کیونکہ کائنات میں مرتبۂ نبوّت کے بعد سب سے افضل واعلیٰ مقام صحابیت کا ہے اور یہ وہ شرف ہے جس کا حُصول کسی بھی عبادت وریاضت کے ذریعے مُحال ہے۔

یہ حضرات وہ ہیں جنہیں ربّ عزّوجلّ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کی صحبت کیلئے منتخب فرمایا اور یہ اِن کی عظمت پر دالّ ہے کہ جب مہربان باپ اپنے بیٹے کو بُروں کی صحبت اور سنگت میں نہیں رہنے دیتا تو پروردگارِ عالَم جو اپنے بندوں پر ستّر ماؤں سے زیادہ مہربان ہے اور ہر شے پر قادر ہے وہ اپنے نبی کو بُروں کی صحبت میں رہنا کیسے پسند فرماتا۔ حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک کے انسانوں میں سے جو بہترین انسان تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے حبیب ﷺ کی خدمت کے لئے چُنا اور تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان عادل اور جنّتی ہیں جس پر قُرآنِ کریم ناطق ہے۔ لہٰذا سب لائقِ احترام واکرام ہیں ان کا ذکر اَدب، محبّت اور توقیر کے ساتھ کرنا ہم پر فرض ہے اور کسی بھی صحابی کے ساتھ سوءِ عقیدت بدمذہبی وگمراہی اور موجبِ استحقاقِ جہنّم ہے۔

صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے اسلام کی نشرواشاعت کیلئے بیش بہا قربانیاں دیں ہیں، آج دُنیا میں قُرآن اور احادیثِ نبویہ علیہ التحیۃ والثناء کا جو ذخیرہ موجود ہے یہ انہی کی تبلیغی کاوشوں اور محنتوں کا ثمرہ ہے اور اس کے علاوہ اِن کے بے شمار فضائل ہیں۔

اورزیر نظر رسالہ بنام "القول الصواب فی تعریف الأصحاب" ازعلامہ سیّد جلال الدین محمد مقصود عالم شاہی رضوی علیہ الرحمہ (۱۰۵۹ھ) اسی سلسلے کی کڑی ہے جس میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کی معرفت اوران کے فضائل ومناقب وغیرہ کا بیان ہے یہ رسالہ اوّلاً عربی زبان میں تھا جس کا بہت ہی عام فہم اور شستہ اُردو میں مولانا شبیر حسین ازہری زید علمہ نے ترجمہ فرمایا ہے جو ہمارے ہاتھوں میں موجود ہے۔ لہٰذا ادارہ "جمعیت اشاعت اہلسنّت" اسے اپنے سلسلہ کی اشاعت نمبر ۲۴۲ میں شائع کرنے کا اہتمام کر رہا ہے۔

آخر میں دُعاگو ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ مُؤلف، مُترجم، مُخرج اوراراکین ادارہ کی سعی اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اورانہیں تمام مُسلمانانِ عالَم کی طرف سے اجرِ جزیل، بے مثیل وبے انتہاء عطا فرمائے اور بارگاہ رسالت ﷺ میں سندِ قبول کی عزّت سے سرفراز فرمائے۔

فقط

محمد عطاء اللہ نعیمی

خادم الحدیث و دار الإفتاء بجامعۃ النور

جمعیۃ اشاعۃ اھل السنۃ (پاکستان)

سرزمینِ گجرات کی علمی، فکری، ثقافتی اور تہذیبی تراث

تاثر ، از: خرم محمود سرسالوی

اسلاف کرام کی تراث کی تحقیق وتدوین، تراجم اور نشرواشاعت وغیرہ کے حوالے سے سے برصغیر پاک وہند کے سنی حلقوں میں ایک لمبے عرصے تک سناٹا رہا ہے، اس بیچ کئی علمی و تحقیقی شہ پارے رکھے رکھے دیمک کی خوراک بن گئے اور کئی ایسی نادر کتب ہیں کہ اب بھی اصحاب ثروت کی راہ تک رہی ہیں۔

ایسے میں اچانک سے یوکے سے تراث اسلاف کی کتب کی تحقیق و تدوین، نشرو اشاعت کی صدا سنائی دیتی ہے اور اور اب تو آئے روز ہی صدیوں، سالوں سے طاق نسیاں بنے مخطوطات کی تحقیق وترجمہ کی خوش خبریاں مل رہی ہیں ۔ یہ آئے روز تراث اسلامی کی نشرواشاعت کی صدا دینے والے حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نظام الدین مصباحی مد ظلہ العالی(یوکے) ہیں۔

موصوف کئی سال سے مخطوطات کی تلاش میں سرگرداں ہیں، جب کہیں کسی خطے میں مطلوبہ مخطوطہ کی اطلاع ملتی ہے پہلے اس کا حصول یقینی بناتے ہیں پھر اس پر جدید خطوط پر کام کرواتے اور پھر اس کی جدید رنگ و آہنگ میں نہایت اعلیٰ پیپر پر اشاعت کرواتے ہیں۔ یہ سب کچھ جماعت رضائے مصطفی، یوکے کے تحت کئی سالوں سے انجام پا رہا ہے۔ اب تک اس جماعت کی طرف سے پچاس سے زائد نادر کتب شائع ہو چکی ہیں جن میں کچھ کتب خاصی ضخیم اور کئی مجلدات پر مشتمل ہیں ۔

اللہ تعالیٰ قبلہ مفتی صاحب اور جماعت رضائے مصطفی کو وسائل کی فراوانی عطا

فرمائے اور تحفظ تراث کا خوب خوب ان سے کام لے آمین۔

پیش نظر کتاب مختصر مگر اہم موضوع پر نہایت دل چسپ ہے۔ رسالہ کا نام ہے: ”القول الصواب في تعريف الأصحاب“ از: مولانا سید جلال الدین محمد مقصود عالم شاہی رضوی (1059ھ)، یہ رسالہ صحابی کی تعریف، صحابیت کا ثبوت، صحابہ کرام کی عدالت و فضیلت، سب پہلے ایمان لانے والے صحابی کون؟، صحابہ کرام میں افضلیت اور ان کے حقوق اور صحابہ کرام کی تعداد اور ان سے روایت حدیث وغیرہ عنوانات پر مشتمل ہے پھر ان عنوانات کے تحت بھی کئی اہم ابحاث ہیں مثلاً بابا رتن ہندی وغیرہ پر کافی اہم کلام کیا ہے. اس زبردست علمی و تحقیقی رسالہ کا ترجمہ مولانا شبیر حسین ازہری مدظلہ العالی نے کیا ہے ترجمہ بہت عام فہم اور شستہ اردو میں کیا ہے پڑھتے ہوئے ترجمہ کا نہیں بلکہ اصل کتاب کا گمان ہوتا ہے ساتھ ساتھ مختصر نپے تلے انداز میں حواشی لکھے ہیں اور بے جا طوالت سے بچتے ہوئے اتنا ہی لکھا جتنے الفاظ کی جہاں ضرورت محسوس ہوتی تھی اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ ایک اہم رسالہ اردو خواں طبقے کی دسترس میں لا رہے ہیں۔

مترجم مولانا شبیر حسین ازہری صاحب، مولانا مفتی محمد نظام الدین مصباحی صاحب اور جماعت رضائے مصطفی یوکے کو اس کاوش پر بہت بہت مبارک باد، اللہ تعالیٰ ان کے وسائل میں وسعت عطا فرمائے اور انہیں بہترین جزا عطا فرمائے اور ان سے خوب علمی کام لے آمین ثم آمین

حریص تراث اسلاف

خرم محمود سرسالوی

16 نومبر 2022ء

حالاتِ مصنف

شبیر حسین ازہری

سر زمینِ گجرات کی علمی، فکری، ثقافتی اور تہذیبی تاریخ میں ساداتِ بخاریہ کا مرکزی رول رہا ہے، خصوصی طور پر حضور قطب عالم بخاری، آپ کے فرزند حضرت شاہ عالم بخاری علیہ رحمۃ الباری اور پھر یکے بعد دیگرے آپ کے سجادگان، اولادِ امجاد میں کئی نسلوں اور کئی صدیوں تک یہ سلسلۂ رشد وارشاد گویا سلسلۃ الذہب ہے، خانوادۂ شاہیہ نے نہ صرف تہذیبی روایات پر انمٹ نقوش تحریر کیے بلکہ علمی، فکری اور سیاسی تاریخ کے باب میں گہرا اثر چھوڑا، ان تاریخ ساز شخصیات میں ایک ذات برکۃ العصر حضرت سید جلال الدین مقصود عالم بخاری احمد آبادی قدس سرہ کی ہے۔

آپ کا اسم گرامی سید جلال الدین، کنیت ابو جعفر اور لقب مقصود عالم ہے، آپ حضور شاہ عالم بخاری علیہ الرحمۃ کے آٹھویں سجادہ نشین، صاحبِ دیوان شاعر، جلیل القدر عالم، مصنف، صاحب حال صوفی ہونے کے ساتھ ساتھ کئی ایک حکومتی مناصب پر بھی فائز تھے، فارسی زبان پر کامل دست رس حاصل تھی، فارسی میں آپ نے شاعری بھی کی ہے، رضا تخلص فرماتے تھے، آپ کا دیوان حمد، نعت، مناقب اور رباعیات پر مشتمل ہے۔

ولادت:

15/ جمادی الآخر 1003ھ سنیچر کی شب کو آپ کی ولادت باسعادت ہوئی، جدِ امجد حضرت سید جلال الدین حسن ماہ عالم بخاری نے آپ کے کان میں اذان پڑھی اور "

وارثِ رسول " سے ولادت کا مادۂ تاریخ بر آمد کیا، والدِ گرامی حضرت محمد نظام الدین مقبول عالم بخاری سے آپ کو شرفِ تلمذ بھی حاصل ہے اور بیعتِ ارادت اور خلعتِ خلافت بھی، والدہ ماجدہ سیدہ عالم خاتون بنت سید احمد بخاری ہیں، جن کا سلسلہ نسب حضرت سید شاہ محمد زاہد بن سید برہان الدین قطب عالم بخاری سے ملتا ہے، گویا آپ نجیب الطرفین بخاری ہیں۔

بچپن سے ہی سعادت کے آثار شہزادے کی پیشانی پر ظاہر ہونے لگے، ذہن رسا اور طبیعتِ اخاذ پائی تھی، گیارہ سال کی عمر ہوئی تو حافظِ قرآن ہوگیے، نیز قراءات سبعہ بھی پڑھ لیں، ابتدائی درسیات مولانا حسن شیبانی اور منتہی درسیات کی تکمیل حضرت مولانا عبد العزیز سے کی، جن میں اول الذکر آپ کے والد ماجد حضرت مقبول عالم بخاری کے بھی استاد اور آخر الذکر ان کے ممتاز ترین تلامذہ میں سے تھے، اس میں مکتب کی کرامت کے ساتھ ساتھ فیضانِ نظر کا بھی عمل دخل تھا، کہ ایک بار بچپنے میں آپ کے دادا حضرت ماہِ عالم بخاری نے آپ کو گود میں لے کر دعا فرمائی تھی کہ: بارالٰہا میرے اس بچے کو اصفیا میں ممتاز اور علما میں سر فراز فرمانا۔

بیعت وسجادگی:

والد ماجد سے بیعت ہوئے، ان ہی سے رموزِ طریقت اور معارفِ حقیقت سیکھے، والدِ ماجد نے خرقۂ خلافت پہنایا، والد ماجد کے وصال کے بعد تختِ سجادگی پر متمکن ہوئے۔

والد ماجد کی محبت وعقیدت، ادب واحترام کے جذبے سے آپ لبریز تھے، والد ماجد بھی آپ پر از حد شفقت وعنایت فرماتے تھے، لیکن اس کے باوجود یہ عالم تھا کہ جب بھی کسی بزرگ یا درویش سے ملتے تو ان کی خدمت میں دعا کی درخواست یوں دیتے کہ دعا

فرمائیں! میرے والد بزرگوار مجھ سے ہمیشہ خوش رہیں، چوں کہ آپ کے والد ماجد آپ کے شیخ طریقت بھی تھے، لہذا اپنے کلام میں کئی جگہ آپ نے عشقِ مرشد کا تذکرہ فرمایا ہے۔

سرکاری مناصب:

آپ کی ولادت جلال الدین اکبر کے عہد حکومت میں ہوئی، شاہ جہاں کے عہد شاہ زادگی میں آپ کے اقبال کا ستارہ چمکا، جس کی کرنیں پوری ہندوستان تک پہنچیں، چنانچہ شاہ جہاں بھی آپ کا معتقد ہو گیا، جب تخت پر بیٹھا، تو باصرار آپ کو 1037ھ میں آگرہ بلالیا، آپ والد ماجد کی اجازت سے تشریف لے گئے، 1039ھ میں پھر بلایا، 1048ھ میں پھر دعوت دی اور اس بار دربار شاہی سے وابستہ ہونے پر مجبور کیا، آپ نے اپنے فرزند اکبر شارح بخاری حضرت سید جعفر بدر عالم بخاری کی خرقہ پوشی فرما کر سجادۂ آبائی انہیں سپرد کیا اور صدارت عظمیٰ کے منصب پر فائز ہوئے، شش ہزاری، یک ہزاری، یک ہزاری و پانصد سوار اور کئی ایک مناصب آپ کو تفویض کیے گئے، کہا جاتا ہے کہ اگر زندگی مزید ساتھ دیتی تو کچھ بعید نہیں تھا کہ آپ علامہ سعد اللہ خاں کے بعد وزیر اعظم بھی بنا دیئے جاتے، ان سب کے باوجود آپ خلوت پسند تھے اور ریاضت و مجاہدات کی طرف مائل رہتے، حبِ دنیا کی آلودگیوں سے کبھی دامنِ دل آلودہ نہیں کیا۔

وصال:

شاہ جہاں کی تخت نشینی کے بائیسویں سال 56 سال کی عمر میں 2/ ربیع الثانی 1059ھ کو انتقال فرمایا، تاریخِ وصال "جانشین حیدرِ کرار بود" سے نکلتی ہے۔

اولاد امجاد:

آپ کی اولاد میں حضرت سید صفی الدین جعفر بدر عالم بخاری صاحب "الفیض الطاری شرح صحیح البخاری"، حضور سید محب الدین علی بخاری، حضرت سید کبیر الدین موسیٰ بخاری، حضرت سید محمد باقر بخاری اور سیدہ بی بی رقیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ہیں۔

تدفین:

آپ کا وصال لاہور میں ہوا، آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے لاہور میں بطور امانت وقتی طور پر سپردِ خاک کریں، جب میرے جانشین آجائیں تو انہیں میرا اسلام کہنا اور یہ پیغام دے دینا کہ وہ مجھے جنت کے دروازے پر دفن کردیں، جب آپ کے فرزندِ ارجمند محدث جلیل حضرت بدر عالم بخاری رحمۃ اللہ علیہ لاہور پہنچے، یہ پیغام سنا تو اشک بار ہو کر فرمانے لگے: انہیں اپنے والد ماجد کا بڑا احترام تھا، حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ باپ جنت کا دروازہ ہے، اس وصیت میں یہی ہدایت ہے کہ انہیں اپنے والد کے قدموں میں دفن کیا جائے، اسی بات کا اظہار وہ حیاتِ ظاہری میں بھی کیا کرتے تھے، لہذا 27/ رجب المرجب 1059ھ کو آپ کا جسدِ خاکی تین ماہ پانچ دن بعد لاہور سے احمد آباد لا کر والد کے قدموں میں سپردِ خاک کیا گیا، آپ کا جسم مبارک تین ماہ بعد بھی ویسا ہی تر و تازہ تھا۔

عاشقِ نبی ہوں میں، وارثِ علی ہوں میں
میلا ہو نہ پائے گا حشر تک کفن میرا

زیر نظر رسالہ:

مراۃ الاسرار کے مصنف شیخ عبد الرحمان چشتی ردولوی نے لکھا ہے کہ: شاہ جہاں

نے سید جلال الدین بن محمد سے جو حضرت شاہ عالم کے سجادہ نشین تھے، پوچھا: صحابۂ کرام اور حضرات اہل بیت کے متعلق آپ کا کیا عقیدہ ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ میرے جد امجد حضرت مخدوم جہانیاں سید جلال الدین بخاری نے اوائل حال میں سلسلہ سہر وردیہ سے عقائد اور حقائق دین سیکھے، جس سلسلہ کے سردار حضرت شہاب الدین سہر وردی تھے، ان کے عقائد "عوارف المعارف" میں مذکور ہیں، وہی میرے عقائد ہیں، یعنی اہل سنت وجماعت کے مطابق، عظمتِ صحابہ اور احترامِ اہل بیت۔

اسی عقیدے کے تحفظ کے لیے آپ نے زیر نظر رسالہ تالیف فرمایا، جو صحابی کی عظمت واہمیت اوران کی طبقات ودرجات پر روشنی ڈالتے ہوئے ہمیں اپنے اسلاف کے مذہب ومسلک کی یاد دہانی کراتا ہے اور اسی صاف وشفاف عقیدے پر قایم رہنے کی تلقین کرتا ہے۔

یہ رسالہ آپ نے عربی زبان میں تالیف فرمایا، پھر آپ کے صاحب زادے شارح بخاری حضرت بدر عالم بخاری نے اسے اپنی شرح **"الفیض الطاري شرح صحیح البخاري"** کی تیسری جلد میں شامل فرمایا، **"الفیض الطاري"** الحمد للہ پہلی بار **حضرت مولانا فضیلۃ الشیخ محمد نظام الدین مصباحی حفظہ اللہ (یوکے)** کی کاوشوں اور **جماعت رضائے مصطفیٰ (یوکے)** کے اراکین کی محنتوں سے زیورِ طباعت سے آراستہ ہوئی، اور حضرت ہی کے ایما پر اس رسالے کی اہمیت کے پیش نظر اردو قارئین کے لیے اس جامع رسالے کو اردو کے قالب میں ڈھال کر پیش کیا جارہا ہے۔

یہاں میں خصوصی طور پر **حضرت فضیلۃ الشیخ مولانا محسن صاحب قبلہ حفظہ اللہ** (بولٹن، یوکے) اور **فضیلۃ الشیخ مولانا محمد نظام الدین صاحب حفظہ اللہ (یوکے)** کا شکر گزار ہوں، جن کے تعاون اور احسان سے کئی دینی وعلمی کام ممکن ہوپائے اور ان ہی کی تحریک و

اہتمام سے یہ کام بھی سرانجام پایا، نیز **جماعت رضائے مصطفیٰ (یوکے)** جو ہمارے علمی اور فکری ورثے کی حفاظت کے لیے شب وروز کوشاں ہے، کے شکریہ کے لیے الفاظ کافی نہیں ہیں۔

مولاتعالیٰ ان خدمات کو قبول فرمائے اور مزید توفیق وہمت، عزم وحوصلہ اور استقامت عطافرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم۔

¤¤¤

القول الصواب في تعريف الأصحاب

تمام تعریفیں اللہ جل شانہ کے لیے جس نے اپنی حمد و ثنا کو نعمتوں کی قیمت، بلاؤں سے پناہ گاہ، جنتوں کا راستہ اور زیادتیِ کرم کا وسیلہ بنایا، درود و سلام، رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں رسولِ خدا، نبیِ رحمت، شفیعِ امت، احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ پر، اور ظلمتوں میں چراغ ایسی آپ کی آلِ پاک، امت کی جائے امان ایسے صحابۂ کرام پر۔

اما بعد خاکسار خادمِ اہل بیت **جلال الدین محمد بن محمد بن جلال شاہی رضوی** - كان الله تعالى لهم - نے اس رسالہ کا نام "القول الصواب في تعريف الأصحاب" عليهم رِضوَان الله الوهاب رکھا ہے۔

صحابي:

لفظ "صحابي" "صحبت" اور "صحابت" سے مشتق ہے، جو معیت و مصاحبت کے معانی میں آتے ہیں، اس لیے لغت میں صحابی ہم نشین کو کہا جاتا ہے، جب کہ محدثین کی اصطلاح میں صحابي: اس ذات کو کہتے ہیں جسے نبی اکرم ﷺ سے ایمان کی حالت میں ملاقات کا شرف ملا ہو اور ایمان ہی پر موت نصیب ہوئی ہو، اگرچہ درمیان میں ارتداد پیش آگیا ہو[1]، چاہے مرتد ہونے کے بعد حضور ﷺ کے زمانۂ ظاہری میں ہی رجوع کر لیا ہو جیسے حضرت عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح[2] کے ساتھ پیش آیا، یا آپ ﷺ کے زمانۂ

---

(1) صحابي کی بہت سے تعریفیں علمائے فنِ حدیث نے بیان کیں، مگر امام سیوطی نے اسی تعریف کو جو حضرت مصنف رحمہ اللہ نے بیان فرمائی، اصح و اولیٰ فرمایا ہے۔(تدريب الراوی، النوع التاسع و الثلاثون: معرفة الصحابة رضی الله عنهم، أولاً: الاختلاف فی حد الصحابي، ١/ ٢/ ١٨٦)

(2) عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح قرشی، عامری، آپ حضرت عثمان کے رضاعی بھائی تھے، آپ رسول اللہ

ظاہری کے بعد رجوع کیا ہو مثلاً حضرت اشعث بن قیس کندی، کہ جناب اشعث - معاذ اللہ - حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مرتد ہو گئے تھے پھر قیدی بنا کر پیش کیے گئے اور ایمان لے آئے، خلیفۂ رسول نے ان کے اسلام لانے کو سراہا اور اپنی بہن کا نکاح ان سے کر دیا۔ [1]

البتہ جسے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا شرف نہیں ملا، یا کفر کی حالت میں ملا اور بعد میں اسلام قبول کیا جیسے قیصر کے سفیر کا معاملہ ہے، یا ایمان کے حالت میں ملا، مگر پھر - والعیاذ باللہ - مرتد ہو گیا اور ایمان کی توفیق نصیب نہ ہوئی اور کفر پر خاتمہ ہوا مثلاً ابن خطل [2]، مقیس بن صبابہ [3] اور ربیعہ بن امیہ بن خلف جمحی [1]، انہیں صحابی

صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کتابت کیا کرتے تھے، شیطان نے بہکا دیا تو - معاذ اللہ - مرتد ہو گیے، فتح مکہ کے دن حضرت عثمان کی وساطت سے پھر مسلمان ہو گیے، کئی جنگوں میں اسلام کے لیے لڑے، سن وفات میں اختلاف ہے، ایک قول کے مطابق 36 ہجری میں وفات پائی۔ (الاستیعاب فی معرفة الأصحاب، باب عبد الله، عبد الله بن سعد العامری، ۳/ ۵۰-۵۲)

(1) حضرت اشعث بن قیس کندی، شاہانِ کندہ میں سے تھے، آپ کا نام معدی کرب اور لقب اشعث ہے، سن وفات میں اختلاف ہے، کچھ مورخین نے لکھا کہ آپ جنگِ صفین میں حضرت علی کے لشکر میں شہید ہوئے، ایک روایت کے مطابق 42 ہجری میں وفات پائی۔ (الإصابة فی تمییز الصحابة، حرف الألف، القسم الأوّل، ۱/ ۸۲-۸۳)

(2) عبد العزیٰ بن خطل، اسلام لایا، ہجرت کی، کتابت بھی جانتا تھا، لیکن پھر یہ مرتد ہو گیا اور جس مسلمان کی ضیافت میں رہتا تھا اسی کو قتل کر کے مکہ فرار ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی خوب ہجو لکھی، فتح مکہ کے دن جان بچانے کے لیے کعبہ کے غلاف سے چمٹ گیا، حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اسے قتل کر دیا گیا۔ (الکوکب الوهاج والروض البهاج فی شرح صحیح مسلم، کتاب الحج والعمرة، باب تحریم مكة وصيدها وشجرها إلخ، ۱۵/ ۸۳-۸۴)

(3) مقیس بن صبابہ قرشی کنانی شاعر تھا، اپنے بھائی کا بدلہ لینے کے لیے اسلام ظاہر کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

نہیں مانا جائے گا۔

ہاں اب ملاقات سے کیا مراد ہے؟ ظہورِ نبوت کے بعد ملاقات یا اس سے پہلے کی ملاقات بھی شامل ہے؟ اور جن لوگوں نے ظہورِ نبوت سے پہلے ملاقات کی، آپ کی تصدیق کی اور اعلانِ نبوت سے پہلے وفات پا گیے جیسے زید بن عمرو بن نفیل [2]، ورقہ بن نوفل [3] اور بحیرا راہب [4]، کیا یہ حضرات اصحاب میں شمار ہوں گے یا نہیں؟ اس بارے

اس کے بھائی کی دیت بھی ادا کروادی، جسے ایک انصاری نے سہواً قتل کر دیا تھا، اس نے دیت قبول بھی کرلی، لیکن پھر موقع ملتے ہی اس انصاری کو شہید کر کے بھاگ گیا، حضور ﷺ کی شان میں ہجو کہی، فتح مکہ کے دن نمیلہ بن عبد اللہ اللیثی نے اسے قتل کر دیا۔ (الأعلام للزركلي،مقيس بن صبابة،۷/ ۲۸۳)

(1) ربیعہ کو حضرت عمر نے جرم شراب نوشی کی پاداش میں خیبر جلا وطن کیا، وہ ہرقل سے مل کر نصرانی ہو گیا، زمانہ عمر میں نصرانیت پر ہی قایم رہا، حضرت عثمان نے اپنے دورِ خلافت میں ابو الاعور سلمی کو بھیجا کہ اسے اسلام کی طرف بلاؤ، لیکن اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔(تتمة جامع الأصول فى أحاديث الرسول للجزري، حرف الراء،الفرع الثالث فى أسماء متفرقة،۱/ ۳۹٤)

(2) زید بن عمرو بن نفیل قریشی عدوی، موحدین میں سے تھے، آپ نے دین ابراہیمی اختیار کر لیا تھا، بعثت سے پہلے حضور ﷺ سے ملاقات ہوئی، عشرہ مبشرین میں شامل حضرت سعید آپ ہی کے فرزند ہیں، اعلانِ نبوت سے پانچ سال پہلے آپ کا وصال ہوا، رحمہ اللہ وغفر لہ۔(البداية والنهاية،كتاب أخبار الماضين من بني إسرائل وغيرهم،ذكر زيد بن عمرو بن نفيل رضي الله عنه،۲/ ۱۸٦-۱۹۲)

(3) ورقہ بن نوفل بن اسد، حضرت سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ کے چچازاد بھائی تھے، آپ نے نصرانیت اختیار کی تھی اور انجیل وغیرہ آسمانی کتابوں کا علم رکھتے تھے، حضرت خدیجہ پہلی وحی کے بعد حضور ﷺ کو ان ہی کے پاس لے کر گئی تھیں، اور انہوں نے وحی کی تصدیق کی، جلد ہی آپ کا بھی انتقال ہو گیا۔(البداية والنهاية،كتاب مبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم تسليماً كثيراً إلخ،باب كيفية بدء الوحي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم إلخ،۲/ ۳۳۳-۳۳٤)

(4) بصرہ کے مشہور راہب جنہوں نے حضور ﷺ کو سفر شام میں دیکھا اور علاماتِ نبوت پہچان لی، رسول

میں علمائے کرام کی مختلف آرا ہیں۔

چنانچہ علمائے کرام کی ایک قابلِ ذکر جماعت نے جب صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کے حالات پر کتابیں لکھیں تو ان حضرات کا ذکرِ جمیل بھی صحابہ کی فہرست میں کیا، جب کہ مصنفین کی ایک جماعت نے انہیں جماعتِ صحابہ میں شمار نہ کرتے ہوئے ان کا ذکر نہ فرمایا، ظاہری مذہب یہ لگتا ہے کہ ملاقات سے مراد ظہورِ نبوت کے بعد کی ملاقات ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ جمہور مصنفین نے حالاتِ صحابہ کے ضمن میں ان اولادِ رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے، جن کی ولادت ظہورِ نبوت کے زمانے میں ہوئی، مثلاً حضرت عبد اللہ[1] اور حضرت ابراہیم[2]، جب کہ حضرت قاسم[3] کا ذکر نہیں کیا کہ ان کی ولادت قبل از اعلان ہوئی۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک اس وقت بارہ سال تھی۔ (البداية والنهاية، كتاب سيرة رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر أيامه وغزواته وسراياه إلخ، فصل في خروجه عليه الصلاة والسلام مع عمه أبي طالب إلخ، ۲/ ۲۴۳-۲۴۵)

(1) حضرت عبد اللہ حضرت سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ کے بطن مبارک سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب زادے ہیں، حضرت قاسم سے چھوٹے تھے، آپ ہی کا لقب طیب وطاہر ہے، آپ اعلانِ نبوت کے بعد کے زمانے میں پیدا ہوئے، ہجرت سے پہلے مکہ ہی میں آپ کا وصال ہوگیا۔ (سبل الهدى والرشاد، جماع أبواب فضائل آل رسول الله صلى الله عليه وسلم والوصية بهم إلخ، الباب الثالث: في عدد أولاده صلى الله عليه وسلم، ۱۱/ ۱۶-۱۷)

(2) آپ حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن مبارک سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب زادے ہیں، آپ کا انتقال پر ملال ماہ ربیع الاول دس ہجری کو ہوا۔ (سبل الهدى والرشاد، جماع أبواب فضائل آل رسول الله صلى الله عليه وسلم والوصية بهم إلخ، الباب الخامس في بعض مناقب سيدنا إبراهيم إلخ، ۱۱/ ۲۱-۲۲)

(3) آپ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلی اولاد ہیں، آپ کی والدہ ام المومنین سیدتنا خدیجہ رضی

یوں ہی یہ ملاقات عقل وتمیز اور ہوش سنبھالنے کی عمر میں ہونا ضروری ہے یا نہیں؟ اس بارے بھی علما کو تردد ہے، محدثین کی ایک جماعت کا ظاہری مذہب یہ ہے کہ صحابی ہونے کے لیے عقل وتمیز کے ساتھ ملاقات ہونا ضروری ہے، کیوں کہ محققین نے ان بچوں کے تذکرہ کے ضمن میں اس بات کی صراحت کی ہے، جن بچوں کی آپ ﷺ نے تحنیک فرمائی کہ وہ صحابی نہیں ہیں، جیسے عبد اللہ بن حارث بن نوفل [1]، جیسا کہ حافظ ابو سعید کلائی [2] اپنی کتاب "المراسیل" میں ان کے تذکرے میں رقم طراز ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان کی تحنیک فرمائی، ان کے لیے دعا فرمائی، یہ صحابی نہیں ہیں اور نہ ہی ان سے کوئی روایت ثابت ہے، ان کی روایت یقینی طور پر مرسل [3] شمار ہوگی [1]، نیز

اللہ تعالیٰ عنہا ہیں، حضرت رسول خدا ﷺ کی کنیت "ابو القاسم" اسی مناسبت سے ہے، اعلان نبوت سے پہلے آپ کی ولادت ہوئی اور کم عمری میں انتقال فرمایا۔ (سبل الهدى والرشاد،جماع أبواب فضائل آل رسول الله صلى الله عليه وسلم والوصية بهم إلخ،الباب الرابع فى ذكر سيدنا القاسم ابن سيدنا ومولانا رسول الله صلى الله عليه وسلم،١١/ ١٩)

(1) عبد اللہ بن حارث بن نوفل قرشی، ہاشمی، نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی وفات سے دو سال پہلے پیدا ہوئے، آپ کو حضور ﷺ کی بارگاہ میں لایا گیا، حضور ﷺ نے تحنیک فرمائی اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ (أسد الغابة فى معرفة الصحابة،باب العين،باب العين والباء،عبد الله بن الحارث بن نوفل،٣/ ١٠٢)

(2) امام ہمام، عالم جلیل، حافظ، محقق، شیخ صلاح الدین ابو سعید خلیل بن کیکلدی علائی شافعی بڑے پایے کی محدث گزرے ہیں، آپ کی ولادت شہر دمشق میں سنہ 694 ہجری میں ہوئی، اپنے دور میں شیخ الحدیث رہے، پچاس سے زائد کتابیں چھوڑیں، 3 محرم الحرام سنہ 761 ہجری کو القدس میں وفات پائی، باب رحمت کے قبرستان میں دفن ہوئے-نور اللہ مرقدہ- (جامع التحصيل،مقدمة التحقيق،ص ٥-٦)

(3) محدثین کے نزدیک حدیث مرسل وہ حدیث ہے جس میں تابعی کے بعد راوی کا نام مذکور نہ ہو، یعنی تابعی صحابی کا نام چھوڑ کر حدیث سنائے۔ (تيسير مصطلح الحديث،الباب الأول:الخبر،المطلب

حضرت عبد اللہ بن ابی طلحہ انصاری کے بیان میں لکھا: نبی اکرم ﷺ نے ان کی تحنیک[2] فرمائی اور ان کے لیے دعا فرمائی، ان کی روایت معروف نہیں ہے بلکہ انہیں تابعین میں شمار کیا جاتا ہے اور ان کی مرویات حدیث مرسل مانی جاتی ہیں۔[3]

البتہ فنِ حدیث کے متاخرین علما کا مذہب یہ ہے کہ جنھوں نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کا شرف بچپنے اور لاشعوری کے زمانے میں پایا، گو کہ ان کی احادیث مراسیل میں شمار ہوں گی، لیکن بوجہ زیارتِ مصطفیٰ ﷺ انہیں صحابی مانا جائے گا، حالاتِ صحابہ پر لکھنے والے بہت سے علما کا موقف بھی یہی ہے جو ان کی کتابوں سے ظاہر ہے، چنانچہ انہوں نے حضرت محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما[4] کو صحابہ میں شمار کیا ہے، حالاں کہ آپ حضور نبی اکرم ﷺ کی وفات سے تین مہینے کچھ دن پہلے پیدا ہوئے۔

اسی طرح یہ مسئلہ بھی مختلف فیہ ہے کہ آیا لقبِ صحابی بنی نوع انسان کے ساتھ خاص ہے یا فرشتہ و جن کو بھی شامل ہے؟ راجح قول کے مطابق یہ جنات کو بھی شامل ہے، کیوں کہ نبی اکرم ﷺ انس و جن دونوں کی طرف مبعوث کیے گیے ہیں اور یہ مکلف بھی ہیں، جن میں اطاعت گزار اور گناہ گار دونوں ہیں، پس جنات میں سے جو نبی اکرم ﷺ

الثانی: الخبر المردود، المقصد الثانی: المردود بسبب سقط من الإسناد، المرسل، ص ۸۷)

(1) جامع التحصيل فی أحكام المراسيل، الباب السادس فی ذکر الرواة المحكوم على روايتهم بالإرسال، ص ۲۰۸

(2) تحنیک: کھجور یا کوئی کھانے کی چیز چبا کر، نرم کر کے بچے کے منہ میں بطور برکت ڈالنا۔

(3) جامع التحصيل فی أحكام المراسيل، الباب السادس فی ذکر الرواة المحكوم على روايتهم بالإرسال، ص ۲۱۳

(4) محمد بن عبد اللہ بن عثمان یعنی خلیفہ اول حضرت ابو بکر کے صاحب زادے، بڑے عابد و زاہد تھے۔ (أسد الغابة فی معرفة الصحابة، باب الميم والجاء، محمد بن أبی بكر، ۴/ ۳۰۸-۳۰۹)

کی زیارت سے مشرف ہوئے اور آپ پر ایمان لائے، وہ صحابہ میں سے ہیں۔

راقم کہتا ہے : اس قول کی بنیاد پر حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت علیہ الرحمہ[1] تابعی ہیں، کیوں کہ آپ ایک جن کی شاگردی میں رہے جو کہ صحابی تھے نیز روایتِ حدیث بھی کرتے تھے اور ان سے حضرت مخدوم جہانیاں نے بھی روایت کی۔

رہی گروہِ ملائکہ کی صحابیت کی بات، یہ اس امر پر موقوف ہے کہ نبی اکرم ﷺ کیا ان کی طرف بھی مبعوث تھے ؟ اور یہ مسئلہ اصولیین کے درمیان مختلف فیہ ہے، امام رازی[2] نے اسرار التنزیل[3] میں اس بات پر اجماع نقل فرمایا ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرشتوں کے طرف مبعوث نہیں تھے، لیکن یہ نقلِ اجماع متنازع ہے، بلکہ شیخ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس رائے کو ترجیح دی ہے کہ آپ فرشتوں کی طرف بھی بھیجے گیے ہیں اور اس کی تائید میں بڑے دلائل پیش کیے ہیں، جن کا ذکر طوالت کا باعث ہوگا، ایک قول

---

(1) شریعت و طریقت کے علوم کی جامع شخصیت، سیاحِ زماں حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری رحمۃ اللہ علیہ 14/ شعبان المعظم 707ھ مطابق 19/ جنوری 1308ء بروز جمعرات اوچ میں تولد ہوئے، عمر اٹھہتر سال کی ہوئی، 785ھ مطابق 1384ء کو داعیٔ اجل کو لبیک کہا، آپ کے ملفوظات علم و معرفت سے لبریز ہیں۔ (مخدوم جہانیاں جہاں گشت،باب سوم:مخدوم جہانیاں جہاں گشت،ص ٦٣-٦٤-١٨١)

(2) ابو عبد اللہ فخر الدین محمد بن عمر رازی شہر رَے میں 543ھ یا 544ھ کو پیدا ہوئے، علوم عقلیہ ونقلیہ میں ماہر اور درس و تدریس میں یکتائے زمانہ تھے، 606ھ میں ہرات میں تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی، تفسیر کبیر آپ کی شاہکار تصنیف ہے۔(امام رازی،ص ٣-٤-١٤)

(3) اسرار التنزیل وانوار التاویل یہ قرآن مجید کی چھوٹی تفسیر ہے، چوں کہ اس کتاب کے مکمل ہونے سے پہلے ہی امام صاحب وفات پاگئے، اس لیے یہ کتاب پہلے حصے کے اخیر تک پہنچ کر رہ گئی۔(امام رازی،تصنیفات،ص٢٦)

یہ بھی ہے کہ راجح قول کے مطابق آپ ﷺ فرشتوں کی طرف مبعوث نہیں کیے گیے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔[1]

صحابیت کا ثبوت:

کسی انسان کا صحابی ہونا متعدد طریقوں سے معلوم ہوتا ہے:

1۔ تواتر کے ذریعے جیسے حضرات ابو بکر و عمر، عثمان و علی، عشرۂ مبشرہ[2] رضی اللہ عنہم وغیرہم۔

2۔ خبر مشہور یا مستفیض[3] کے ذریعے جو حدِ تواتر تک نہ پہنچی ہو، جیسے حضرت عکاشہ بن محصن اسدی[4] اور حضرت ضمام بن ثعلبہ[5] وغیرہما کی صحابیت۔

---

(1) الإصابة فی تمییز الصحابة،خطبة الکتاب ومقدمة المؤلف،الفصل الأول فی تعریف الصحابی،١/ ٢٠

(2) دس نفر صحابہ پر مشتمل وہ جماعت جنہیں حضور ﷺ نے نام لے کر جنتی ہونے کی بشارت دی، خلفائے اربعہ، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبد الرحمن، حضرت سعد، حضرت سعید اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ (سنن الترمذی،کتاب المناقب،باب مناقب عبد الرحمن بن عوف الزهری،برقم:٣٧٤٧،٤/ ٤٨٧)

(3) خبر مشہور یا خبر مستفیض سے مراد غیر اصطلاحی ہے۔

(4) حضرت ابو محصن عکاشہ بن محصن اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر صحابی، سابقین میں سے ہیں، بدر و احد سمیت کبھی غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں حضرت خالد کے لشکر میں مرتدین سے قتال کرتے ہوئے 12 ہجری میں شہادت پائی۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری،کتاب الرقاق،باب یدخل الجنة سبعون ألفاً بغیر حساب،١٤/ ٥٠٢)

(5) حضرت ضمام بن ثعلبہ سعدی کا تعلق قبیلہ بنو سعد سے تھا،9ھ/ ہجری میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر

3۔ خود صحابی بتائے یا دعوائے صحابیت کرے اور عادۃً ممکن ہو۔

4۔ ثقہ تابعین کسی کی صحابیت کی گواہی دیں۔

پس ربیع بن محمود ماردینی[1] جو ۵۹۹ھ میں ظاہر ہوئے

اور بابا رتن ہندی[2] جو ۶۲۰ھ میں ظاہر ہوئے، رویت اور صحابیت کا دعویٰ کیا، وہ صحابہ میں شمار نہیں ہوں گے، حالاں کہ بعض علمائے کرام اور صالحین قربتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شوق اور عالی سند حاصل کرنے کے ذوق میں ان کے دامِ فریب میں آگئے اور ان کے دعوائے صحابیت اور زعمِ قربت کو مان لیا اور ان سے کسی واسطے کے ساتھ اور واسطے کے بغیر بھی روایت کر بیٹھے، حالاں کہ ان کا دعویٰ عقلاً ممکن ہی نہیں۔

ان حضرات کے جھوٹ پر خود حدیثِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم شاہد ہے، جسے امام بخاری نے نقل فرمایا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ» يَأْتِي عَلَى

ہوئے، اسلام لائے اور اپنے قبیلے میں تبلیغ واشاعت دین فرمائی۔(الإصابة فی تمیز الصحابة، حرف الضاد المعجمة، القسم الأول، ضمام بن ثعلبة السعدی من بنی سعد بن بکر، ۳/ ۵۷)

(1) علامہ حافظ ذہبی نے "میزان الاعتدال" میں انہیں جھوٹا اور دجال کہا ہے، جب کہ شیخ الاسلام علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں: یہ مشائخ صوفیہ میں سے تھے، انہوں نے صحبت اور سماعت کا جو دعویٰ کیا ہے، وہ دراصل مدینہ پاک میں دیکھے گئے ایک خواب کو بیان کر رہے تھے۔(الإصابة فی تمیز الصحابة، حرف الراء، القسم الثانی، الربیع بن محمود الماردینی، ۲/ ۱۹۳)
(میزان الاعتدال فی نقد الرجال، حرف الراء، من اسمه: ربیعة، ۲/ ۳۵)

(2) رتن بن عبد اللہ ہندی، صحابی ہونے کا دعویٰ کیا اور بہت احادیث گڑھیں، کچھ صالحین بھی اس کے دامِ فریب میں آکر اس سے حدیث لینے لگے تھے، کذاب اور وضاع حدیث تھا، 632ھ میں وفات ہوئی۔(الإصابة فی تمیز الصحابة، حرف الراء، القسم الثانی، رتن بن عبد الله الهندی، ۲/ ۱۹۶)(میزان الاعتدال، حرف الراء، من اسمه: رتن، ۲/ ۳۷-۳۸)

النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُونَ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَغْزُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ».

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ایک زمانہ آئے گا کہ اہل اسلام کی جماعتیں جہاد کریں گی تو ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا تمہارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی صحابی بھی ہے؟ وہ کہیں گے کہ ہاں ہے، تب ان کی فتح ہوگی، پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعتیں جہاد کریں گی اور اس موقع پر یہ پوچھا جائے گا کہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کی صحبت اٹھانے والے تابعی بھی موجود ہیں؟ جواب ہوگا کہ ہاں ہیں اور ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی، اس کے بعد ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعتیں جہاد کریں گی اور اس وقت سوال اٹھے گا کہ کیا یہاں کوئی بزرگ ایسے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے شاگردوں میں سے کسی بزرگ کی صحبت میں رہے ہوں؟ جواب ہوگا کہ ہاں ہیں، تو ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی پھر ان کی فتح ہوگی۔ (1)

مذکورہ حدیث سے ان دونوں کا جھوٹ مزید آشکار ہو جاتا ہے، کیوں کہ اس میں اس بات کی صراحت ہے کہ جب تک بلادِ کفار سے جہاد جاری رہے گا، اسلامی لشکر کی آمد و رفت جاری رہے گی، ان سے پوچھا جاتا رہے گا کہ کیا تم میں کوئی صحابی ہیں؟ وہ کہیں گے کہ ہاں، اسی طرح تابعین سے، اتباع تابعین سے، اور یہ سب ماضی میں ہو چکا، اب تو وہ اسلامی لشکر کی پیش قدمی کا سلسلہ بھی منقطع ہو چکا، بلکہ ایک زمانے سے حالات اس کے برعکس

---

(1) صحیح البخاری،کتاب فضائل أصحاب النبي صل الله علیه وسلم، برقم:٣٦٤٩، ٤٤٩/٢

ہو چکے ہیں، جیسا کہ مشاہدہ ہے- واللہ المستعان -

نیز یہ بھی صحیح حدیث میں آیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی ظاہری زندگی کے آخری سال میں فرمایا: اس رات کو دیکھ رہے ہو؟ آج سے سو سال بعد موجودہ حضرات میں سے کوئی روئے زمین پر موجود نہیں رہے گا[1]، چنانچہ محدثین کرام نے روئے زمین پر مطلقاً آخری صحابی حضرت[2] عامر بن واثلہ لیثی کو شمار کیا، جیسا کہ امام مسلم نے اپنی صحیح میں اسی کو ترجیح دی[3]، آپ نے سنہ 107 ہجری میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا، اور ایک قول 110 ہجری کا بھی ہے، اور یہ قول مذکورہ بالا حدیث کے عین موافق ہے۔[4]

مزید برآں امام احمد بن حنبل[5]، امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری[6]، امام ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمان سمرقندی[7] اور عبد اللہ بن حمید[1] وغیرہم اجلہ محدثین کرام اپنے

---

(1) صحيح مسلم،كتاب فضائل الصحابة،باب قوله صلى الله عليه وسلم لا تأتي مائة سنة إلخ،برقم:٢٥٣٧،٤/ ١٩٦٥

(2) ابوالطفیل۔

(3) صحيح مسلم،كتاب الفضائل،باب كان النبي صلى الله عليه وسلم أبيض إلخ، برقم:٢٣٤٠،٤/ ١٨٢٠

(4) الإصابة في تمييز الصحابة،حرف الطاء المهملة:أبو الطفيل،٦/ ١٥٣

(5) امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل، صاحب مذہب حنبلی، ماہِ ربیع الاول 164ھ میں شہر بغداد میں پیدا ہوئے، آپ کی والد صحیح النسب عرب اور سرخس کے والی تھے، طلبِ علم کے لیے دور دراز کے طویل اور صبر آزما سفر کیے، امام شافعی کے مصر کوچ کرنے سے پہلے آپ کے خاص ہم نشیں اور شاگرد تھے، ماہِ ربیع الاول ہی میں ستتر سال کی عمر میں 241ھ میں انتقال فرمایا۔ (عام کُتبِ تراجم)

(6) امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری بروز جمعہ ماہِ شوال 194ھ میں پیدا ہوئے کبار محدثین سے روایت کی، 256ھ کو وفات پائی۔ (عام کُتبِ تراجم)

(7) امام، حافظ محمد ابو عبد اللہ بن عبد الرحمٰن سمرقندی محدثِ جلیل گزرے ہیں، 255ھ میں وصال ہوا۔

اپنے دیار کو چھوڑ کر دنیا کے آخری چھور تک عالی اسانید کے حصول کے لیے گیے، اس کے باوجود انہیں معدودے چند ثلاثی الاسناد احادیث میسر ہو سکیں، بابا رتن اور ربیع بن محمود جیسے حضرات اگر واقعی اصحاب میں شمار ہوتے تو یہ حضرات یقیناً ان سے روایت کیے بنانہ رہتے۔

بلکہ علم اسماء الرجال کے ماہر شیخ شمس الدین ابو عبد اللہ بن محمد بن احمد بن عثمان ذہبی [2] میزان الاعتدال میں ربیع بن محمود کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: وہ دجال مفتری ہے، [3] اور رتن ہندی کے بارے میں لکھتے ہیں: رتن کو لوگ کیا سمجھ سکیں گے، وہ ایک نمبر کا جھوٹا شیخ دجال ہے، جس نے چھ سو ہجری کے بعد جھوٹا دعوائے صحابیت کر دیا، حالاں کہ صحابہ کرام کی جماعت سے جھوٹ صادر نہیں ہوتا، یقیناً یہ اللہ ورسول کے دین پر جری ہونا ہے، اور اتنے ہی پر بس نہیں، بلکہ انہوں نے کئی جھوٹ اور محال باتیں گڑھیں۔ [4]

بلکہ بعض متاخرین علمائے اہل حدیث نے لکھا کہ ان کا شخصیات کا کوئی حقیقی وجود نہیں، یہ فرضی اور خیالی کردار ہیں، جنہیں دین محمدی میں رخنہ ڈالنے کے لیے دشمنانِ اسلام نے اور اپنے مذاہب باطلہ کی تائید و نصرت کے لیے بدعتی اور کذاب لوگوں نے گڑھا، لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے شریعت مصطفےٰ ﷺ کی حفاظت کے لیے ثقہ ائمہ اور ماہر نقاد محدثین کی ایک جماعت کو بھیج دیا، تاکہ وہ ان رخنہ اندازوں سے شریعت کے حفاظت کریں اور ان جھوٹوں کا پردہ فاش کریں۔

(کشف الظنون، باب الثاء المثلثة، ۱/ ۴۱۹)

(1) عبد بن حمید بن نصر، 249ھ میں وفات پائی۔ (کشف الظنون، باب التاء، ۱/ ۳۷۱)

(2) مشہور مورخ، محدث امام ذہبی دمشق میں 3/ ربیع الآخر 673ھ میں پیدا ہوئے، اور دمشق ہی میں تیسری ذی القعدہ کی شب 748ھ کو وصال فرمایا۔ (تاریخ الإسلام للذهبي، مقدمة التحقيق، ۱/ ألف)

(3) میزان الاعتدال، حرف الراء، من اسمه: الربيع، ۲/ ۳۵

(4) میزان الاعتدال، حرف الراء، من اسمه: رتن، ۲/ ۳۷-۳۸

"يُرِيدُونَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ"[1]

ترجمہ: وہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں، مگر اللہ تعالیٰ کو اپنے نور کی تکمیل منظور ہے۔

ان ہی جھوٹوں میں سے ایک معمر نامی شخص بھی گزرا ہے، جو سات سو ہجری کے بعد پیدا ہوا اور نبی اکرم ﷺ کی صحابیت اور آپ سے مصافحہ کرنے کا دعویٰ کیا، اور دعویٰ کیا کہ آپ ﷺ نے اس کے لیے یہ دعائیہ کلمات فرمائے: یا معمر - عمرک اللہ - اے معمر اللہ تمہیں عمر دراز کرے،[2] اسے سید جمال الدین نے اپنی کتاب روضہ میں ذکر فرمایا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

صحابہ کرام کی عمومی عدالت وفضیلت:

بلاشبہ جماعت صحابہ کا یہ وصف امتیازی ہے کہ اس کے کسی فرد کی عدالت وثقاہت جاننے کی ضرورت نہیں رہتی، بلکہ لاریب تمام صحابہ عادل وثقہ ہیں، صحابیتِ مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے اسبابِ فسق اور خلافِ مروت امور سے ان کا دامن ہمیشہ بے داغ رہا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کے فضائل واوصاف بیان کرتے ہوئے اس فرقۂ ناجیہ کو صفتِ خیریت سے موصوف فرمایا، نیز ان کی عدالت کا ذکر بھی قرآن کریم نے کئی جگہ پر فرمایا، جیسا کہ باری تعالیٰ کا فرمان ہے: كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ[3]

ترجمہ: تم بہترین امت ہو، جسے لوگوں (کی اصلاح) کے لیے پیدا کیا گیا، تم نیکی کا

(1) التوبۃ: ۹/ ۳۲

(2) الإصابة فی تمییز الصحابة، حرف المیم، من اسمه: المعمر، ۵/ ۲۹۷-۲۹۸

(3) آل عمران، ۳/ ۱۱۰

حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔

اور فرمایا: وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا .[1]

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے تمہیں افضل امت بنایا، وسطاً یعنی عَدلاً، ائمہ کرام کی ایک بڑی جماعت کا کہنا ہے کہ ان دونوں آیتوں میں روئے تخاطب حضرات صحابۂ کرام کی طرف ہے۔

نیز ارشاد ہوا: وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ.[2]

ترجمہ: مہاجرین وانصار میں سے سابقین اولین اور وہ جو بھلائی کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والے ہیں، اللہ ان سب سے راضی ہے اور یہ اللہ سے راضی ہیں، اس نے ان کے لیے باغات تیار کر رکھے ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ان میں رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے۔

اور یقیناً رضائے الٰہی سے بڑھ کر کوئی مقام ومرتبہ نہیں ہے۔

قرآن میں ہے: وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ [3]

ترجمہ: اللہ کی رضا بڑی چیز ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس جماعت سے فرمایا: میں تم سے راضی ہو گیا، اب کبھی ناراض نہ ہوں گا، یہی وجہ ہے کہ آیت کے اخیر میں فرمایا گیا: ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ، یہی بڑی کامیابی ہے۔

---

(1) البقرة:٢/ ١٤٣

(2) التوبة:٩/ ١٠٠

(3) التوبة:٩/ ٧٢

مفسرین کرام کا اس بات میں اختلاف ہے کہ سابقین اولین سے کیا مراد ہے؟ کچھ نے کہا کہ مراد اہل بدر ہیں، جو کہ تین سو تیرہ تھے، کچھ کا ماننا ہے کہ اس سے مراد بیعت رضوان والے ہیں، جو کہ پندرہ سو تھے، جب کا بعض حضرات کا قول یہ ہے کہ مراد اہل قبلتین ہیں، یعنی وہ لوگ جنہیں کعبہ اور بیت المقدس دونوں قبلوں کی طرف نماز ادا کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

ایک گروہ نے فرمایا: اس بات کا بھی احتمال ہے تمامی صحابہ مراد ہوں، جب کہ یہ احتمال بھی قایم ہوتا ہے کہ صحابہ کی وہ جماعت مراد ہیں جنہوں نے اسلام لانے میں سبقت کی اور ایمان و معرفت کے راستے میں اپنے ہم اقران اور معاصرین سے فایق ہوئے، اور "التابعین باحسان" سے تمام صحابۂ کرام مراد ہیں، بہر صورت تمامی صحابہ کرام کا مکانِ رضوان اور مقامِ فوز عظیم میں داخل ہونا ایک ثابت شدہ امر ہے، مزید بر آں بہت سے احادیث حضرت رسول اللہ ﷺ سے فضیلت وعدالتِ صحابہ میں مروی ہیں۔

ان ہی احادیث میں سے ایک میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إن خيركم قرني. ثم الذين يلونهم. ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ. ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ"[1]

"بہتر میری امت میں میرے زمانہ سے متصل لوگ ہیں یعنی صحابہ، پھر وہ جو ان سے نزدیک ہیں یعنی تابعین، پھر وہ جو ان سے نزدیک ہیں یعنی تبع تابعین۔

ایک حدیث میں ارشاد ہوا کہ: فوالذي نفسي بيده! لو أن أحدكم أنفق

---

(1) صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب فضل الصحابة ثم الذين يلونهم إلخ، برقم: ٤،٢٥٣٥/١٩٦٤

مثل أحد ذهبا، ما أدرك مد أحدهم، ولا نصيفه"[1]

ترجمہ: قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر کوئی تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرے تو بھی میرے صحابہ کے سیر بھر یا آدھے سیر کے برابر نہیں ہو سکتا۔"

ایک اور جگہ فرمان عظمت نشان ہے: ''اللهَ اللهَ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ، وَمَنْ آذَى اللهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ''[2]

میرے صحابہ کے معاملے میں اللہ کا خوف کرو! اللہ سے ڈرو! میرے بعد انہیں مشق ستم نہ بنانا، جو ان سے محبت کرے گا، میری محبت کی بنیاد پر کرے گا، اور جو ان سے بغض رکھے گا میرے بغض کی بنیاد پر رکھے گا، جس نے انھیں تکلیف دی، گویا اس نے مجھے تکلیف دی، اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ تعالی کو اذیت پہنچائی، اور جو اللہ کو اذیت پہنچائے، وہ اس کی پکڑ فرمائے گا۔

امام احمد بن حنبل باب فضائل الصحابہ میں یہ روایت ذکر فرماتے ہیں کہ حضرت سرکار مصطفےٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ، وَالْمَلَائِكَةِ، وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا[3]

ترجمہ: جو میرے صحابہ کو برا بھلا کہے اس پر اللہ، فرشتے اور تمام انسانوں کی لعنت

---

(1) صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب تحريم سب الصحابة رضي الله عنهم، برقم: ٢٥٤٠، ٤/ ١٩٦٧

(2) سُنن الترمذي، كتاب المناقب، باب فيمن سبّ أصحاب النبيّ صلى الله عليه وسلم، برقم: ٣٨٦٢، ٤/ ٥٣٥

(3) فضائل الصحابة لأحمد، برقم: ٨، ١/ ٦٢

ہے، اللہ تعالیٰ ان سے کوئی فرض یا نفل قبول نہیں فرمائے گا، ایک قول یہ ہے کہ کوئی توبہ یا صدقہ قبول نہ فرمائے گا، اس مسئلے میں احادیث کثیرہ شاہد ہیں، جن کا ذکر موجب طوالت ہو گا، ہم مشتے نمونے از خروارے اتنے ہی پر اکتفا کرتے ہیں۔

سب سے پہلے ایمان لانے والی شخصیت:

اہل سیر و تاریخ کا اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ سب سے پہلے ایمان کون لایا؟ ایک جماعت کا کہنا ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے پہلے ایمان کی دولت سے مالا مال ہوئے، یہ قول حضرات عمرو بن عنبسہ، ابو سعید خدری، حسان بن ثابت اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا ہے، چنانچہ حضرت عمرو بن عنبسہ سے ایک روایت میں منقول ہے، فرماتے ہیں: جب میں ایمان لایا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اس معاملے میں کسے سبقت حاصل ہوئی؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک غلام اور ایک آزاد کو، ابن عنبسہ کہتے ہیں کہ اس وقت حضرت ابو بکر اور بلال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، یہ اشارہ انہیں کی طرف تھا، نیز ایک روایت جو ثقہ عادل راویوں نے بیان کی کہ حضرت رسولِ خدا ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت سے فرمایا: تم نے حضرت ابو بکر (کی شان) میں کچھ کہا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے سناؤ، حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا:

إِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ أَخِي ثِقَةٍ ... فَاذْكُرْ أَخَاكَ أَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلاَ

خَيْرَ الْبَرِيَّةِ أَتْقَاهَا وَأَعْدَلَهَا ... بَعْدَ النَّبِيِّ وَأَوْفَاهَا بِمَا حَمَلاَ

الثَّانِي التَّالِي الْمَحْمُودُ مَشْهَدُهُ ... وَأَوَّلَ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلاَ

وَثَانِي اثْنَيْنِ فِي الْغَارِ الْمَنِيفِ وَقَدْ ... طَافَ الْعَدُوُّ بِهِ إِذْ صَاعَدَ الْجَبَلاَ

وَكَانَ حِبَّ رَسُولِ اللهِ قَدْ عَلِمُوا ... مِنَ الْخَلاَئِقِ لَمْ يَعْدِلْ بِهِ بَدَلاَ

ترجمہ: جب تم اپنے کسی پرہیز گار بھائی کی تکلیف کا تذکرہ کرو تو اپنے بھائی ابو بکر رضی اللہ عنہ اور ان کے کارناموں کو بھی یاد کرو، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام مخلوق سے بہتر، سب سے زیادہ پرہیز گار اور سب سے زیادہ انصاف کرنے والے ہیں۔ اور ان پر جو ذمہ داری ڈالی گئی اس کو سب سے احسن طریقے سے نبھانے والے ہیں۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہمیشہ) دوسرے وہی ہوتے ہیں اور وہ آپ کی اتباع میں آگے آگے، ضرورت کے وقت سینہ سپر اور آپ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے پہلے تصدیق کرنے والے ہیں، وہ بلند پہاڑ کے غار میں دو میں سے دوسرے تھے، جب کہ دشمن نے ان کا گھیراؤ کر لیا تھا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہوئے اور یہ بات سب جانتے ہیں کہ مخلوقات میں سے کوئی بھی ان کا ہم پلہ نہیں ہے۔ (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے اور فرمایا: اے حسان، بہت خوب کہا۔ (1)

جب کہ مورخین کے ایک گروہ کا ماننا ہے کہ سب سے پہلی ایمان لانے والی ذات حضرت سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ہے، جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت میں یہ قول ملتا ہے، ایک طائفہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پہلے مسلمان ہونے کا قول کیا ہے، جن میں حضرات ابو ذر غفاری، سلمان فارسی، مقداد بن اسود کندی، خباب بن ارت، جابر بن عبد اللہ انصاری، خزیمہ بن ثابت انصاری، زید بن ارقم اور انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین ہیں۔

جب کہ ایک دوسری روایت حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی ملتی ہے کہ آپ نے فرمایا: سبقت کرنے والے تین ہوئے، پہلے حضرت یوشع بن نون علیہ السلام، جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت پر سب سے پہلے لبیک کہا، دوسرے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سب سے پہلے تائید کرنے والے صاحب یسین، تیسرے ہمارے نبی

---

(1) المستدرك على الصحيحين، كتاب معرفة الصحابة رضي الله تعالى عنهم، باب: استنشاده صلى الله عليه واله وسلم في مدح الصديق، برقم: ٤٤٦٩-٤، ٤٤٧٠/ ٧

حضرت محمد ﷺ کی تائید و نصرت میں سب سے پہلے کھڑے ہونے والے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔

حضرت ابو ذر اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے اپنے تائید ربانی یافتہ دستِ اقدس سے حضرت علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: بلا شبہ یہ وہ انسان ہیں جو مجھ پر سب سے پہلے ایمان لائے، حضرت سلمان فارسی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: أول هَذِهِ الأمة ورودا على الحوض. أولها إسلاما: علي بن أبي طالب رضي الله عنه.(1)

ترجمہ: سب سے پہلے حوضِ کوثر پر وہ آئے گا، جس نے سب سے پہلے اسلام قبولا، اور وہ علی بن ابی طالب ہے۔

یوں ہی جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا نکاح حضرت سیدتنا فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہو رہا تھا، تب حضرت رسالت پناہ ﷺ نے حضرت فاطمہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: میں تمہارے شادی ایسے انسان سے کر رہا ہوں، جس کی معرفت سب سے کامل اور جس کا ایمان سب پر فائق ہے، یہی مفہوم حضرت خزیمہ بن ثابت(2) کے ان اشعار سے نکلتا ہے جو انہوں نے آپ کی مدح میں کہے:

مَا كُنتُ أَحسَبُ أَنّ الأَمرَ مُنصَرِفٌ عَن هاشِمٍ ثُمَّ مِنها عَن أَبِي حَسَنِ
أَلَيسَ أَوّلَ مَن صَلّى لِقِبلَتِكُم وَأَعلَمَ النّاسِ بِالقُرآنِ وَالسُّنَنِ

ترجمہ: مجھے نہیں لگتا تھا کہ یہ امر (خلافت) بنی ہاشم سے نکل جائے گا اور ابو الحسن سے بھی جو سب سے پہلے قبلہ کی طرف نماز پڑھنے والے اور قرآن و حدیث کے سب بڑے

---

(1) الاستيعاب في معرفة الأصحاب، باب حرف العين، على بن أبي طالب الهاشمي، ۳/ ۱۹۸

(2) یہ مصنف رحمہ اللہ سے تسامح یا کتابت کی غلطی ہے، مندرجہ بالا اشعار شاعر فضل بن عباس جو اخضر لہبی سے مشہور ہے، کے ہیں، یہ عصر اموی کا ہاشمی شاعر، فرزدق کا معاصر ہے۔

عالم ہیں۔

نیز ایک شعر جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف منسوب ہے، اسی معنی کو بیان کرتا ہے، فرماتے ہیں:

سَبَقْتُكُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ طُرًّا صَغِيرًا مَا بَلَغْتُ أَوَانَ حُلْمِي

ترجمہ: میں نے اسلام لانے آپ سب پر سبقت کی، میں نے بلوغت سے پہلے بچپن میں اسلام قبولا۔

ایک عربی فصیح شاعر نے اس معنی کو باندازِ دیگریوں بیان کیا:

قُلْ لِابنِ مُلجَمٍ وَالأَقدارُ غالِبَةٌ هَدَمْتَ وَيلَكَ! لِلإِسلامِ أَركانا

قَتَلتَ أَفضَلَ مَن يَمشي عَلى قَدَمٍ وأَوَّلَ النَّاسِ إِسلاما وإِيمانا[1]

ترجمہ: ابن ملجم سے کہہ دو کہ قسمت وتقدیر کا فیصلہ غالب ہے، تیرے لیے بربادی ہو تو نے اسلام کا ایک ستون گرادیا ہے، تو نے زمین پہ ایک بہترین انسان کو قتل کر دیا ہے، اس کو جو سب سے پہلے اسلام لانے والے اور سب سے پہلے تصدیق کرنے والے تھے۔

البتہ محققین سیرت نگاروں کے نزدیک صحیح ترین قول یہ ہے کہ سب سے پہلے ایمان لانے والی ذات حضرت سیدتنا خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ہے، پھر حضرت علی المرتضیٰ، پھر حضرت زید بن حارثہ، پھر حضرت ابو بکر صدیق اور پھر حضرت بلال رضی اللہ

(1) یہ اشعار ابو عبد الرحمان بکر بن حماد تاہرتی، قیروانی کے ہیں، جو ثقہ محدث اور عظیم شاعر گزرے ہیں، حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے شہادت پر خوشی مناتے ہوئے ایک خارجی بد بخت عمران بن حطان نے قاتل امام ابن ملجم کی تعریف کرتے ہوئے ایک قصیدہ لکھا، اسی قصیدے کا جواب دیتے ہوئے آپ نے ایک مرثیہ لکھا، یہ اسی کے اشعار ہیں۔ (نهاية الأرب في فنون الأدب، ذكر مقتل علي بن أبي طالب رضي الله عنه وشيء من سيرته، ٩-٢٠/ ١٣٢)

عنہم اجمعین۔

صاحب استیعاب ابن عبد البر نے اپنی کتاب " الاستیعاب " میں لکھا ہے کہ حضرت محمد بن کعب قرظی سے کسی نے پوچھا: حضرت علی پہلے اسلام لائے یا حضرت ابو بکر ؟حضرت محمد بن کعب نے جواب دیا: سبحان اللہ، یقیناً حضرت علی، لیکن آپ نے جناب ابو طالب کا خیال کرتے ہوئے ایمان ظاہر نہ فرمایا، جب کہ حضرت ابو بکر آپ کے بعد ایمان لائے لیکن انہوں نے اپنا ایمان ظاہر فرمادیا، اسی وجہ سے لوگوں کو اشتباہ ہوا۔ (1)

بعض ائمہ نے فرمایا: احتیاط اور ادب کا تقاضا یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ عورتوں میں سب سے پہلے حضرت سیدتنا خدیجہ، بچوں میں حضرت علی بن ابی طالب، آزاد مردوں میں حضرت ابو بکر صدیق، آزاد کردہ غلاموں میں حضرت زید بن حارثہ اور غلاموں میں حضرت بلال ایمان لائے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

صحابۂ کرام میں افضلیت اور ان کے حقوق کا بیان:

على أرواحهم رضوان ربي ومغفرة إلى يوم الحساب.

ایک مومن کے لیے لازم وضروری ہے کہ صحابۂ کرام کی تعظیم واحترام میں کوئی کسر نہ چھوڑے اور سب کی فضیلت کا اعتراف واقرار کرے، یہی حضرت رسالت مآب ﷺ کا فرمان عظمت نشان ہے، احادیث اس باب میں بے شمار ہیں، ایک جگہ فرمایا:

أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ. وَأَقْوَاهُمْ فِي دِينِ اللهِ عُمَرُ. وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ. وَأَقْضَاهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. وَأَقْرَؤُهُمْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ. وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ. وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ. وَلِكُلِّ أمة أمين. وأمين هذه الأمة

(1) الاستيعاب فى معرفة الأصحاب،باب حرف العين،على بن أبى طالب الهاشمى، ٣/١٩٩

أبو عبيدة بْنُ الْجَرّاحِ.[1]

ترجمہ: میری امت میں سب زیادہ رحم دل ابو بکر، دین میں متصلب عمر، حیادار عثمان، سب سے زیادہ فرائض کا علم رکھنے والے زید، قاری قرآن ابی اور سب سے زیادہ حلال وحرام کا علم رکھنے والے معاذ ہیں، ہر امت میں ایک امین ہوتا ہے، میری امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں، اور ایک جگہ ارشاد فرمایا: ابو ہریرہ علم کا خزینہ ہیں۔

ایک مومن کا عقیدہ اہل سنت وجماعت کے عقیدے کے مطابق اور اجماعِ امت کے موافق ہونا چاہیے، عقیدۂ اہل سنت یہ ہے کہ سب سے افضل خلفائے اربعہ ہیں، حسبِ ترتیبِ خلافت، پھر باقی عشرۂ مبشرہ، پھر افضلیت اہلِ بدر کو ہے، پھر احد کے شرکا، پھر بیعتِ رضوان کا شرف رکھنے والے افضل ہیں، یہی اصحابِ حدیث کا مذہب ہے، اور شافعیہ کے نزدیک اور ابو شکور سلمی جو ہمارے اکابر علمائے احناف میں سے ہیں، کے نزدیک مذہب مشہور جو انہوں نے اپنی کتاب التمہید میں ذکر فرمایا ہے، یوں ہے: خلفائے اربعہ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل اہل بیتِ مصطفیٰ ﷺ ہیں، پھر وہ حضرات جن کو رسول اللہ ﷺ نے جنتی ہونے کی بشارت دی، پھر اہلِ بدر، پھر اہلِ حدیبیہ، پھر تمام صحابہ باقی تمام امت سے افضل ہیں، پھر تابعین کا درجہ ہے، پھر تبع تابعین کا مقام ہے، جس کی واضح شہادت حدیث پاک: "میری امت میں میرے زمانہ سے متصل لوگ بہترین ہیں یعنی صحابہ پھر وہ جو ان سے نزدیک ہیں یعنی تابعین، پھر وہ جو ان سے نزدیک ہیں یعنی تبع تابعین" میں موجود ہے۔

حضرت رسالت پناہ ﷺ نے کبھی عمومی طور پر ایک جماعت کو بھی جنت کی خوش خبری دی، جیسے اصحابِ بدر اور اہلِ بیعت رضوان، تو کبھی نام لے کر افراد کو مژدۂ بہشت عطا فرمایا، جن میں حضرت سیدتنا فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا، سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ

(1) الاستيعاب في معرفة الأصحاب، باب حرف الألف، أبي بن كعب الأنصاري، ١/ ١٦٣

رضی اللہ تعالیٰ عنہا، عشرۂ مبشرہ، حضرات حسنین کریمین، عکاشہ بن محصن اسدی، سعد بن معاذ، عبد اللہ بن سلام اور ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

رہی بات آلِ صحابہ کی، جن کی شان میں کوئی فضیلت وارد نہ ہوئی، ان کا حکم جمہور متکلمین اور اصولیین کے نزدیک یہ ہے کہ وہ عام مومنین کے حکم میں ہیں، یعنی مشیت الٰہی کے سپرد ہیں، البتہ ان کی نجات کی امید دوسروں سے زیادہ ہے، جیسا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَأَى مَنْ رَآنِي''[1]

ترجمہ: جس نے اسلام کی حالت میں مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے کو دیکھا، اسے آگ نہ چھوئے گی، چنانچہ ظاہر حدیث کا تقاضا یہ ہے کہ انہیں بھی رضائے الٰہی حاصل ہے، بلکہ تابعین بھی اہلِ جنت ہیں، یہی حق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

جہاں تک مشاجراتِ صحابہ کی بات ہے، تو وہ اجتہادی ہیں، نہ کہ نفسانی بنیاد پر، اور سب تاویلات اور صحیح محامل کے حامل ہیں، اور بر سبیل تنزل کہیں کوئی مناسب محمل یا درست تاویل نہ بھی ملے، تب بھی ہم یہی کہیں گے: یہ مشاجرات اور قابل گرفت چیزیں ہم تک اخبار آحاد کے ذریعے پہنچی ہیں، جن میں اکثر ضعیف ہیں، کذب کا احتمال قوی رکھتی ہیں اور آیات و احادیث صحیحہ مشہورہ کے مقابل ان کی کوئی حیثیت نہیں رہ جاتی ہے، پس انسب یہی ہے ان کی بنیاد پر اصحابِ رسول ﷺ پر طعن و تشنیع کی جسارت نہ کی جائے، کہ بروزِ حساب پتہ چلے گا کہ یہ جسارت کتنی بڑی ندامت کا سبب ہو گی، نیز ہمیں کتاب و سنت کو ان اخبار آحاد کے ذریعے جو جھوٹ ہونے کا احتمال رکھتی ہیں، رد کرنے کا گناہ بھی نہ کرنا

---

(1) سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب ما جاء فی فضل من رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصحبہ، برقم: ۳۸۵۸، ٤/ ۵۳۳

چاہیے، ان وعیدوں سے ڈرنا چاہیے جو صاحب شرع ﷺ نے اس بارے میں ہمیں بتائیں۔

ارباب عقل ودانش جانتے ہیں کہ اہل ایمان کے ذمے صحابہ کرام کے بہت سارے حقوق ہیں، کہ انہوں نے نصرت رسول ﷺ کی، ہجرت کی، جانوں کا نذرانہ پیش کیا، طرح طرح کی مصیبتیں جھیلیں، مشقتیں اٹھائیں، فقر وفاقہ سے نباہ کیا مگر طریق حق سے روگردانی نہ کی، جادۂ مستقیم پر گام زن رہے، پامردی اور استقلال کے ساتھ بڑھتے گیے، شریعت اسلامیہ کا بول بالا کیا اور اقلیم اسلام کو وسیع سے وسیع تر کردیا، ان کے زمانے میں اسلام کا طوطی اکناف عالم میں بولنے لگا، کفر وشرک کی آلودگی سے زمین پاک وصاف ہوئی، جس کے آثار وعلامات اب تک دھرتی کے سینے پر ثبت ہیں، احکام شریعت ان سے پھیلے، آداب طریقت ان سے پھولے پھلے، معارف حقیقت کے پھول ان سے کھلے، ان ہی کی وجہ سے اقوال وافعال واحوال رسول ﷺ ہم تک پہنچے اور ان ہی کی برکتوں سے ہمیں اتباع سنت کا سلیقہ ملا، جو سبب نجات وفلاح اور وجہ بلندئ درجات ہے۔ والحمد لله على ذلك.

على أرواحهم تحف التحايا من الله الذي خلق البرايا.

صحابۂ کرام کی تعداد اور ان سے روایت احادیث:

صحابۂ کرام کی جماعت کو کسی ایک عدد میں منحصر کرنا مشکل امر ہے، یہ نفوس قدسیہ دور دراز ملکوں، شہروں، قصبوں اور دیہاتوں میں پھیل گیے، جس کی وجہ سے بعض گوشۂ گم نامی میں چلے گیے، چنانچہ امیر المومنین فی الحدیث امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ تعالی صحیح بخاری میں حضرت کعب بن مالک کے غزوۂ بدر سے تخلف کے قصے میں نقل فرماتے ہیں: حضرت کعب بن مالک نے فرمایا: اصحاب رسول ﷺ کی تعداد بہت بڑی ہے،

اسے کسی کتاب یا رجسٹر میں مندرج نہیں کیا گیا ہے، ہاں بعض جنگوں اور اسفار کے شرکا کی تعداد ضرور بیان کی گئی ہے جیسے جنگِ تبوک اور حجۃ الوداع، غزوۂ تبوک میں شریک ہونے والے حضرات کے بارے میں تین اقوال ہیں: تیس ہزار، چالیس ہزار، ستر ہزار، یوں ہی حجۃ الوداع میں حاضرین کی تعداد ایک لاکھ سے متجاوز تھی۔

فنِ حدیث کے امام شیخ ابو زرعہ رازی رحمہ اللہ کے بارے میں وارد ہے کہ آپ کی مجلس میں کسی نے استفسار کیا کہ کچھ لوگوں کا ماننا ہے کہ احادیث مصطفےٰ ﷺ چار ہزار سے زائد نہیں ہیں، شیخ نے جواباً ارشاد فرمایا: کس نامراد نے یہ بات کہی -کسر اللہ اسنانہ- یہ تو زندیقوں اور بے دینوں کی بات ہے، احادیث رسول ﷺ کو بھلا کون گن سکتا ہے؟ جب آپ دنیا سے پردہ فرما گیے، اس وقت ایک لاکھ سے زائد صحابہ کرام روئے زمین پر موجود تھے، سب نے شرفِ دیدار بھی پایا تھا اور حضور ﷺ کی احادیثِ طیبہ کو سننے کا اعزاز بھی انہیں حاصل تھا، انہوں نے اس امانت کی حفاظت کی، اسے جمع کیا، کسی نے شیخ ابو زرعہ سے پوچھا: اتنی بڑی تعداد کہاں سے آئی تھی اور انہوں نے کہاں حضرت رسالت مآب ﷺ سے احادیث سنیں؟ ارشاد فرمایا: یہ حرمین شریفین، اطراف کے شہری و دیہاتی اور وہ لوگ ہیں جو حجۃ الوداع کے موقع پر حضرت رسولِ خدا ﷺ کے ساتھ تھے، سب نے انہیں دیکھا، سنا اور رسول خدا ﷺ ان سب سے راضی تھے۔

محدثینِ کرام کی شہادت سے تمام صحابہ میں سے سب سے زیادہ احادیث کی روایت کا شرف حضرت ابو ہریرہ کو ملا ہے، پھر حضرت عبد اللہ بن عمر، پھر انس بن مالک اور پھر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و عنہم اجمعین، ان چاروں کو فقہائے اربعہ بھی کہا جاتا ہے۔

ابو عبد اللہ حاکم نیشاپوری نے آسانیٔ فہم اور سہولتِ حفظ کے لیے صحابۂ کرام کی درجہ بندی اسلام میں سبقت، ہجرت اور اہم مواقع اور جنگوں میں شرکت کے اعتبار سے بارہ

درجوں پر کی ہے، جس طرح آسمان کے بروج بارہ بتائے جاتے ہیں، حق بات تو یہ ہے کہ صحابۂ کرام کی جماعت کا ہر ہر درجہ اپنے اندر ہدایت و روشنی کے خیرہ کن کواکب سموئے ہوئے ہے، جیسا کہ حدیث اصحابی کالنجوم اس پر شاہد ہے، اگرچہ ان برجوں میں آفتاب وماہتاب بھی ہیں، ان میں اصحابِ صدق وصفا بھی ہیں، ان میں کئی میں باہمی بڑا فرق مراتب ہے، لیکن دینی و دنیوی مقاصد کے حصول، سعادتِ دارین اور قربِ الٰہی کے راستوں کی ہدایت اور رہنمائی ان کی قدرِ مشترک ہے۔

پہلا طبقہ: وہ لوگ جو حضرت رسالت پناہ ﷺ کی خدمت سے ابتدائے بعثت ہی میں مکہ مکرمہ میں شاد کام ہوئے، جنہیں نبی اکرم ﷺ کی صحبت مبارکہ حصہ وافر ملا اور جنہوں نے ایمان و ایقان کی وادیوں میں اپنی اولیت اور افضلیت کے جھنڈے گاڑ دیئے، اور جیسا کہ کہا جاتا ہے الالقاب تنزل من السماء، یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا، انہیں سابقین اولین کا خطابِ نایاب ملا جیسے سیدتنا خدیجہ الکبریٰ، ابو بکر صدیق، علی المرتضیٰ، باقی عشرہ مبشرہ، زید بن حارثہ اور حضرت بلال وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

دوسرا طبقہ: اصحابِ دار الندوہ، وہ صحابہ جو دار الندوہ میں ایمان لائے، جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت عمر بن خطاب کے ذریعے اسلام کو عزت بخشی اور آپ ایمان لائے۔

تیسرا طبقہ: وہ اصحابِ رسول ﷺ جنہوں نے دشمنانِ اسلام کی اذیتوں سے پریشان ہو کر آقا ﷺ کی اجازت سے اپنے وطن، گھر بار کو چھوڑ کر حبشہ کی طرف ہجرت کی، جن میں ابو سلمہ بن عبد الاسد مخزومی اور جعفر طیار وغیرہما اجلہ اصحاب شامل ہیں۔

چوتھا اور پانچواں طبقہ: قبیلۂ انصار کے وہ دو وفد جو مکہ میں حضرت رسالت ﷺ سے ملاقات کے لیے آئے اور وادیٔ عقبہ میں ایمان کے چراغ جلائے۔

چھٹا طبقہ: مہاجرین کی وہ جماعت جس نے نبی اکرم ﷺ کے مدینہ پہنچنے سے پہلے مقام قبا میں آپ کی بیعت اور پیروی کا پیمان باندھا۔

ساتواں طبقہ: اہل بدر کا ہے، انہوں نے کمالِ سبقت اور انتہائی جاں بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے علمِ جہاد بلند کیا، دین کے دشمنوں سے لڑے، افضل البشر ﷺ کی نصرت، حمایت اور دفاع میں جان کی بازی لگا کر اس بشارت کے حق دار و سزاوار قرار پائے، کہ حضرت رسالت پناہ ﷺ نے فرمادیا: بے شک اللہ اصحابِ بدر کو آزما چکا، اور اللہ تعالیٰ نے اصحابِ بدر سے فرمایا ہے: جو چاہو کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

آٹھواں طبقہ: وہ حضرات جنہوں نے جنگِ بدر کے بعد مدینے ہجرت کی، ایک قول کے مطابق جنہوں نے صلح حدیبیہ سے پہلے ہجرت کی۔

نواں طبقہ: جنہوں نے شجرِ سمرہ کے نیچے حدیبیہ کے سفر میں تجدیدِ بیعت کی اور ثابت قدمی کا یقین دلایا، جس کی بنا پر ان کے لیے رب کی رضا اور رحمتوں کے دروازے واہو گیے اور ان کے سروں پر لقد رضی اللہ عن المومنین کا تاجِ زریں رکھا گیا اور اہل بیعت رضوان کا ٹائٹل دیا گیا۔

دسواں طبقہ: جنہوں نے صلحِ حدیبیہ کے بعد اور فتح مکہ سے پہلے مدینے کی طرف ہجرت کی، جیسے حضرات خالد بن ولید اور عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

گیارہواں طبقہ: خواتین و حضرات کا وہ گروہ جو فتح مکہ کے وقت اسلام لے آیا، کچھ نے خوش دلی سے اسلام قبولا اور کچھ نے یک گونہ کش مکش کے ساتھ، جنہیں موکفۃ القلوب کا نام دیا گیا۔

بارہواں طبقہ: نو عمر صحابہ کی وہ جماعت جنہیں حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے شرفِ ملاقات فتح مکہ کے دن یا حجۃ الوداع کے میسر آیا جیسے ابو طفیل، ابو جحیفہ سوائی، سائب بن یزید اور عبد اللہ بن ثعلبہ بن صغیر۔ (1)

وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَآلِهٖ وَأَصحابِهٖ وَأَزْوَاجِهٖ وَأَحبابِهٖ أَجمَعِینَ.

¤ ¤ ¤

متن
القول الصواب في تعريف الأصحاب

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلْحَمْدُ للهِ الَّذِيْ جَعَلَ الْحَمْدَ ثَمَنًا لِنَعْمَائِهٖ، وَمَعَاذًا مِنْ بَلَائِهٖ، وَسَبِيْلًا إِلَى جِنَانِهٖ، وَسَبَبًا لِزِيَادَةِ إِحْسَانِهٖ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالْبَرَكَةُ وَالتَّرَحُّمُ وَالتَّحَنُّنُ عَلَى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَشَفِيْعِ الْأُمَّةِ الْمُنْتَخَبِ مِنْ طِيْنَةِ الْكَرَمِ وَسُلَالَةِ الْمَجْدِ الْأَقْدَمِ، وَعَلَى آلِهٖ

(1) معرفة علوم الحديث للحاكم، ذكر النوع السابع من معرفة أنواع الحديث، ص٢٢-٢٤

مَصَابِيْحَ الظُّلَمِ، وَأَصْحَابِهِ عِصَمِ الْأُمَمِ.

أَمَّا بَعْدُ! فَيَقُوْلُ مَمْلُوْكُ أَهْلِ الْبَيْتِ النَّبَوِيِّ جَلَالُ الدِّيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَلَالِ الشَّاهِيْ الرَّضَوِيُّ - كَانَ اللهُ تَعَالَى لَهُمْ -: هَذِهِ رِسَالَةٌ مُسَمَّاةٌ بِالْقَوْلِ الصَّوَابِ فِيْ تَعْرِيْفِ الْأَصْحَابِ - عَلَيْهِمْ رِضْوَانُ اللهِ الْوَهَّابِ-

اِعْلَمْ - وَفَّقَنِيَ اللهُ وَإِيَّاكَ- أَنَّ الصَّحَابِيَّ مُشْتَقٌّ مِنَ الصُّحْبَةِ وَالصَّحَابَةِ، وَهُمَا بِمَعْنَى الْمُصَاحَبَةِ، فَالصَّحَابِيُّ لُغَةً هُوَ ذُو الصُّحْبَةِ، وَفِي اصْطِلَاحِ أَهْلِ الْحَدِيْثِ: مَنْ لَاقَى الرَّسُوْلَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَالِ الْإِيْمَانِ بِهِ، وَمَاتَ عَلَيْهِ، وَإِنْ تَخَلَّلَ الرِّدَّةُ فِي الْبَيْنِ، سَوَاءٌ كَانَ رُجُوْعُه إِلَى الْإِسْلَامِ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي السَّرجِ، أَوْ بَعْدَ زَمَانِهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ أَشْعَثَ بْنَ قَيْسِ الْكِنْدِيِّ، فَإِنَّهُ ارْتَدَّ - وَالْعَيَاذُ بِالله - فِيْ خِلَافَةِ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، وَأُتِيَ بِهِ أَسِيْرًا إِلَى خَلِيْفَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُ فَأَسْلَمَ، فَقَبِلَ الصِّدِّيْقُ إِسْلَامَهُ وَزَوَّجَهُ أُخْتَهُ.

فَمَنْ لَمْ يُلَاقِ الرَّسُوْلَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَوْ لَقِيَهُ فِيْ حَالِ الْكُفْرِ، وَأَسْلَمَ بَعْدَهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَرَسُوْلِ قَيْصَرَ أَوْ لَقِيَهُ فِيْ حَالِ الْإِيْمَانِ، وَارْتَدَّ بَعْدَ ذَلِكَ - وَالْعَيَاذُ بِاللهِ مِنْه- وَمَاتَ عَلَيْهِ كَابْنِ خطل وَمِقْيَسِ بْنِ صَبَابَة وَرَبِيْعَةَ بْنِ أُمَيَّةِ بْنِ خَلْفِ الْجُمَحِيِّ، لَا يَكُوْنُ صَحَابِيًّا، وَالْعُلَمَاءُ تَرَدَّدُوْا فِيْ أَنَّ الْمُرَادَ بِمُلَاقَاتِهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا يَكُوْنُ فِيْ زَمَانِ ظُهُوْرِ نُبُوَّتِهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَعَمَّ مِنْ ذَلِكَ، وَعَلَى التَّقْدِيرِ الثَّانِي الَّذِيْنَ لَاقَوْهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَصَدَّقُوْهُ فِيْ كَوْنِهِ نَبِيَّ آخِرِ الزَّمَانِ، وَمَاتُوْا قَبْلَ ظُهُوْرِ النُّبُوَّةِ مِثْلُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، وَوَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلٍ، وَبُحَيْرَاءِ الرَّاهِبِ، هَلْ يَكُوْنُوْا أَصْحَابًا؟ أَمْ لَا؟

وَجَمَاعَةٌ مِنَ الْأَئِمَّةِ الَّذِيْنَ لَهُمْ تَصَانِيْفُ فِيْ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ، أَوْرَدُوْا ذِكْرَهُمْ فِيْ كُتُبِهِمْ، وَالْآخَرُوْنَ لَمْ يَأْتُوْا بِذِكْرِهِمْ، وَلَمْ يَعُدُّوْهُمْ فِي عِدَادِ الصَّحَابَةِ، وَالظَّاهِرُ أَنَّ الْمُرَادَ الْمُلَاقَاةُ الَّتِيْ كَانَتْ حِيْنَ ظُهُوْرِ النُّبُوَّةِ، لِأَنَّ جُمْهُوْرَ الْمُصَنِّفِيْنَ فِيْ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ تَعَرَّضُوْا لِذِكْرِ أَوْلَادِهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ وُلِدُوْا فِيْ زَمَانِ ظُهُوْرِ نُبُوَّتِهِ مِثْلُ إِبْرَاهِيْمَ وَعَبْدِ اللهِ، وَأَعْرَضُوْا عَنْ ذِكْرِ قَاسِمٍ، لِأَنَّ وِلَادَتَهُ كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ، وَكَذٰلِكَ تَرَدَّدُوْا فِي أَنَّ الْمُرَادَ الْمُلَاقَاةُ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِي حَالِ الْعَقْلِ وَالتَّمْيِيْزِ، أَوْ أَعَمَّ مِنْ ذٰلِكَ، فَجَمَاعَةٌ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيْثِ ذَهَبُوْا إِلَى أَنَّ الظَّاهِرَ الشِّقُّ الْأَوَّلُ، لِأَنَّ الْمُحَقِّقِيْنَ صَرَّحُوْا فِي ذِكْرِ بَعْضِ الْأَطْفَالِ الَّذِيْنَ حَنَّكَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهُمْ لَيْسُوْا بِالصَّحَابَةِ كَعَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، فَإِنَّ الْحَافِظَ أَبَا سَعِيْدٍ الْعَلَائِي قَالَ فِيْ كِتَابِهِ "الْمَرَاسِيْل" : حَنَّكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَدَعَا لَهُ، وَلَا صُحْبَةَ لَهُ، بَلْ وَلَا رِوَايَةَ أَيْضًا، وَحَدِيْثُهُ مُرْسَلٌ قَطْعًا،[1] وَقَالَ فِيْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ: حَنَّكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَدَعَا لَهُ، وَلَا يُعْرَفُ لَهُ رُؤْيَةٌ، بَلْ هُوَ تَابِعِيٌّ، وَحَدِيْثُهُ مُرْسَلٌ "[2]،

لٰكِنْ جَمَاعَةَ مُتَأَخِّرِي فَنِّ الْحَدِيْثِ ذَهَبُوْا إِلَى أَنَّ مَنْ أَدْرَكَهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَالِ الطُّفُوْلِيَّةِ وَعَدَمِ التَّمْيِيْزِ، حَدِيْثُهُ مُرْسَلٌ مِنْ حَيْثِ الرِّوَايَةِ، لٰكِنَّهُ بِوَاسِطَةِ شَرَفِ رُؤْيَتِهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُعَدُّ مِنَ الصَّحَابَةِ، وَيَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ عَمَلُ كَثِيْرٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ الَّذِيْنَ لَهُمْ تَصَانِيْفُ فِي مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ، لِأَنَّهُمْ ذَكَرُوْا مُحَمَّدَ بْنَ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فِيْ عِدَادِ الصَّحَابَةِ، وَهُوَ وُلِدَ قَبْلَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

---

(1) جامع التحصيل في أحكام المراسيل 208.

(2) جامع التحصيل في أحكام المراسيل (213)

وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ وَ أَيَّامٍ عَدِيْدَةٍ، وَكَذَلِكَ تَرَدَّدُوْا فِيْ أَنَّ اسْمَ الصَّحَابِيِّ مُخْتَصٌّ بِبَنِيْ آدَمَ أَوْ شَامِلٌ لِلْمَلَكِ وَالْجِنِّ أَيْضًا، وَالرَّاجِحُ أَنَّهُ شَامِلٌ لِلْجِنِّ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَبْعُوْثًا إِلَيْهِمْ أَيْضًا، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ التَّكْلِيْفِ وَفِيْهِمْ مُطِيْعٌ وَعَاصٍ، وَكُلُّ مَنْ صَحِبَ مِنْهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَآمَنَ بِهِ، فَهُوَ مِنَ الصَّحَابَةِ، قَالَ الْجَامِعُ : فَبِهَذَا الِاعْتِبَارِ يَكُوْنُ سَيِّدُ الْأَقْطَابِ مَخْدُوْمَ جَهَانِيَانَ عَلَيْهِ الرِّضْوَانُ تَابِعِيًّا، لِأَنَّهُ تَلْمَذَ عَلَى جِنِّيٍّ وَهُوَ كَانَ صَحَابِيًّا، وَكَانَ يَرْوِي الْأَحَادِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَيَرْوِيْ عَنْهُ سَيِّدُ الْأَقْطَابِ مَخْدُوْمَ جَهَانِيَانَ عَلَيْهِ الرِّضْوَانُ، هَذَا، وَأَمَّا تَعْدَادُ الْمَلَائِكَةِ مِنَ الصَّحَابَةِ، فَمَوْقُوْفٌ عَلَى أَنْ يُعْلَمَ أَنَّهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَبْعُوْثًا إِلَيْهِمْ أَيْضًا، وَفِيْ هَذِهِ الْمَسْئَلَةِ خِلَافٌ بَيْنَ الْأُصُوْلِيِّيْنَ، وَبِهِ نَقَلَ الرَّازِيُّ فِيْ أَسْرَارِ التَّنْزِيْلِ الْإِجْمَاعَ عَلَى أَنَّهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ مُرْسَلًا إِلَى الْمَلَائِكَةِ، وَنُوْزِعَ فِي هَذَا النَّقْلِ، بَلْ رَجَّحَ الشَّيْخُ تَقِيُّ الدِّيْنِ السُّبْكِيُّ أَنَّهُ كَانَ مُرْسَلًا إِلَيْهِمْ أَيْضًا، وَاحْتَجَّ بِأَشْيَاءٍ يَطُوْلُ شَرْحُهَا، وَقِيْلَ : اَلرَّاجِحُ أَنَّهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُبْعَثْ إِلَيْهِمْ - وَاللهُ تَعَالَى أَعْلَمُ -

بَيَانُ مَا يُعْرَفُ بِهِ كَوْنُ الشَّخْصِ صَحَابِيًّا

كَوْنُ الشَّخْصِ صَحَابِيًّا يَثْبُتُ بِطُرُقٍ مُتَعَدِّدَةٍ : إِمَّا بِالتَّوَاتُرِ كَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَبَقِيَّةِ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ رِضْوَانُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ أَوْ بِالِاسْتِفَاضَةِ وَالشُّهْرَةِ الْقَاصِرَةِ عَنْ دَرَجَةِ التَّوَاتُرِ كَعُكَّاشَةَ بْنَ مُحْصَنٍ الْأَسَدِيِّ وَضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ وَغَيْرِهِمَا أَوْ بِإِخْبَارِ بَعْضِ الصَّحَابَةِ أَوْ بِأَنِ ادَّعَى الصُّحْبَةَ، وَيُمْكِنُ دَعْوَاهُ عَادَةً أَوْ بَانَ عَنْ ثِقَاتِ التَّابِعِيْنَ مِنَ الصَّحَابَةِ، فَرَبِيْعُ بْنُ مَحْمُوْدِ الْمَارِوِيْنِيُّ الَّذِيْ ظَهَرَ بَعْدَ تِسْعٍ وَتِسْعِيْنَ وَ خَمْسِ مِائَةٍ، وَبَابَا رَتَنَ الْهِنْدِيُّ الَّذِيْ ظَهَرَ بَعْدَ عِشْرِيْنَ وَسِتِّ مِائَةِ سَنَةٍ، وَادَّعَا الرُّؤْيَةَ

وَالصُّحْبَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، لَا يَكُوْنَانِ مِنَ الصَّحَابَةِ، مَعَ أَنَّ بَعْضَ الْعُلَمَاءِ وَالْعُرَفَاءِ لِوُفُوْرِ شَغْفِهِمْ بِشَرَفِ الْقُرْبِ بِهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَتَحْصِيْلِ الْإِسْنَادِ الْعَالِيْ خُدِعُوْا بِادِّعَائِهِمَا الْقُرْبَ وَعُلُوِّهِمَا الْمَوْهُوْمَةِ، وَ رَوَوْا عَنْهُمَا بِوَاسِطَةٍ أَوْ بِغَيْرِ وَاسِطَةٍ، لِأَنَّ دَعْوَاهُمَا لَا يَدْخُلُ تَحْتَ الْإِمْكَانِ الْعَادِيْ، وَمِنْ جُمْلَةِ أَمَارَاتِ كِذْبِهِمَا أَنَّهُ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ، وَهُوَ مَا رَوَى الْإِمَامُ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى فِيْ أَوَّلِ بَابِ فَضَائِلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ" : يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيَقُوْلُوْنَ : فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَيَقُولُونَ : نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ :هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ؟ فَيَقُولُونَ : نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ : هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ؟ فَيَقُولُونَ : نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ.

وَطَرِيْقُ اسْتِفَادَةِ كِذْبِهِمَا مِنْهُ أَنَّ هَذَا الْحَدِيْثَ يَتَضَمَّنُ اسْتِمْرَارَ الْجِهَادِ وَالْبُعُوْثَ إِلَى بِلَادِ الْكُفَّارِ وَأَنَّهُمْ يُسْأَلُوْنَ هَلْ فِيْكُمْ مِنَ الصَّحَابَةِ فَيَقُوْلُوْنَ : نَعَمْ، وَكَذَلِكَ فِيْ التَّابِعِيْنَ وَأَتْبَاعِ التَّابِعِيْنَ، وَقَدْ وَقَعَ كُلُّ ذَلِكَ فِيْمَا مَضَى، وَانْقَطَعَتِ الْبُعُوْثُ عَنْ بِلَادِ الْكُفَّارِ فِيْ هَذِهِ الْأَعْصَارِ، بَلِ انْعَكَسَ الْحَالُ فِيْ ذَلِكَ عَلَى مَا هُوَ مَعْلُوْمٌ مُشَاهَدٌ مِنْ مُدَّةٍ مُتَطَاوِلَةٍ . وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ.

وَصَحَّ أَيْضًا عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْعَامِ الْآخِرِ مِنْ عُمْرِهِ : أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ! فَإِنَّهُ لَا يَبْقَى بَعْدَ مِائَةِ سَنَةٍ مِمَّنْ هُوَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ نَفْسٌ

تَنَفَّسُ، وَضَبَطَ أَهْلُ الْحَدِيْثِ آخِرَ مَنْ مَاتَ مِنَ الصَّحَابَةِ عَلَى الْإِطْلَاقِ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ اللَّيْثِيُّ، كَمَا جَزَمَ بِهِ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهِ، وَكَانَ مَوْتُهُ سَنَةَ سَبْعٍ وَّ مِائَةٍ، وَقِيْلَ : عَشَرَةٌ وَمِائَةٌ، وَهُوَ مُطَابِقٌ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : أَرَأَيْتَكُمْ الْحَدِيْثَ.

وَإِنَّ جَمْعًا مِنْ كِبَارِ أَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ كَالْإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ وَالْإِمَامِ أَبِيْ عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيِّ، وَالْإِمَامِ أَبِيْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّمَرْقَنْدِي الدَّارِمِيِّ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ حُمَيْدٍ وَغَيْرِهِمْ، فَارَقُوْا مَسَاكِنَهُمُ الْمَأْلُوفَةَ، وَطَافُوْا أَطْرَافَ الْعَالَمِ وَأَكْنَافَهُ، وَاخْتَارُوْا رِحْلَةَ الْأَقْطَارِ وَالْبِلَادِ لِتَحْصِيْلِ عَالِي الْإِسْنَادِ، وَمَا تَيَسَّرَ لَهُمْ إِلَّا الْأَحَادِيْثَ الْمَعْدُوْدَةَ، ثُلَاثِيَّةَ الْإِسْنَادِ.

وَبَابَا رَتَنْ وَرَبِيْعُ بْنُ مَحْمُوْدٍ لَوْ كَانَ صَحَابِيَيْنِ ، لَأَوْصَلَ هٰذِهِ الْجَمَاعَةَ أَنْفُسَهُمْ إِلَيْهِمَا لِتَحْصِيْلِ الْإِسْنَادِ الْعَالِيْ، وَلَا أَقَلَّ، يَنْبَغِيْ أَنْ يَرْوِيَ عَنْهُمَا وَاحِدٌ مِنْ ثِقَاتِ أَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ وَالشَّيْخِ شَمْسِ الدِّيْنِ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ الذَّهَبِيِّ مِنْ أَعْلَامِ عُلَمَاءِ أَسْمَاءِ الرِّجَالِ فِيْ كِتَابِ "مِيْزَانِ الْاِعْتِدَالِ" فِي الرَّبِيْعِ : هُوَ دَجَّالٌ مُفْتَرِى، وَفِيْ شَأْنِ رَتَنَ يَقُوْلُ : وَمَا أَدْرَاكَ مَارَتَنْ! شَيْخٌ دَجَّالٌ بِلَا رَيْبٍ، ظَهَرَ بَعْدَ السِّتِّ مِائَةٍ، فَادَّعَى الصُّحْبَةَ، وَالصَّحَابَةُ لَا يَكْذِبُوْنَ.

وَهٰذَا جَرِيٌّ عَلَى اللهِ وَرَسُوْلِهِ، وَمَعَ كَوْنِهِ كَذَّابًا فَقَدْ كَذَبُوْا عَلَيْهِ جُمْلَةً كَبِيْرَةً مِنْ أَسْمَجِ الْكَذِبِ وَالْمُحَالِ، بَلْ بَعْضٌ مِنْ مُتَأَخِّرِيْ فَنِّ الْحَدِيْثِ ذَهَبُوْا إِلَى أَنَّهُ يَحْتَمِلُ أَنْ لَا يَكُوْنَ لِهٰذَيْنِ الشَّخْصَيْنِ وُجُوْدٌ فِي الْخَارِجِ، وَجَمَاعَةٌ مِنَ الْكَذَّابِيْنَ وَالْمُبْتَدِعَةِ رَوَوْا عَنْهُمَا بَعْضَ الْأَكَاذِيْبِ وَالْأُمُوْرَ الْغَرِيْبَةَ لِإِلْقَاءِ الْقَدْحِ وَالْخَلَلِ فِي الدِّيْنِ الْمُحَمَّدِيِّ، وَتَرْوِيْجِ مَذَاهِبِهِمِ الْبَاطِلَةِ، لٰكِنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى حَفِظَ شَرِيْعَةَ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَ جَمْعًا مِنْ عُدُوْلِ أَئِمَّةِ الثِّقَاتِ، وَفُحُوْلِ أَجِلَّةِ الْأَثْبَاتِ النَّقَّادِيْنَ لِلْأَحَادِيْثِ

وَالْأَخْبَارِ وَالصَّرَافِيْنَ لِنُقُوْدِ .. وَالْآثَارِ لِمَحْوِ عَارِهِمْ وَكَشْفِ عَوَارِهِمْ، يُرِيْدُوْنَ أَنْ يُطْفِؤُا نُوْرَ اللهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُوْرَهُ.

وَمِنْ جُمْلَةِ الْكَذَّابِيْنَ رَجُلٌ مُسَمًّى بِمُعَمَّرَ الَّذِي ظَهَرَ فِيْ حُدُوْدِ سَنَةِ سَبْعِ مِائَةٍ أَوْ بَعْدَ ذَلِكَ، وَادَّعَى الصُّحْبَةَ وَالْمُصَافَحَةَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَالدُّعَاءِ لَهُ بِقَوْلِهِ : يَا مُعَمَّرُ –عَمَّرَكَ اللهُ– هَذَا مَا قَالَهُ السَّيِّدُ جَمَالُ الدِّيْنِ فِيْ رَوْضَتِهِ وَالْعُهْدَةُ عَلَيْهِ. وَاللهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.

بَيَانُ عَدَالَةِ الصَّحَابَةِ وَفَضَائِلُهُمْ عَلَى سَبِيْلِ الْعُمُوْمِ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ

اِعْلَمْ أَنَّ لِلصَّحَابَةِ بِأَجْمَعِهِمْ خُصُوْصِيَّةً، لَيْسَتْ لِسَائِرِ الْأُمَّةِ، وَهِيَ أَنْ لَا يَبْحَثَ عَنْ عَدَالَتِهِمْ بَلْ يُعَدُّ الْكُلُّ عَدْلاً بِلَا بَحْثٍ، لِأَنَّهُمْ مَصُوْنُوْنَ مَحْفُوْظُوْنَ عَنْ أَسْبَابِ الْفِسْقِ وَخَوَارِمِ الْمُرُوْءَةِ بِبَرَكَةِ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَاللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى ذَكَرَ أَوْصَافَهُمْ، وَبَيَّنَ فَضَائِلَهُمْ، وَأَثْنَى عَلَى تِلْكَ الْفِرْقَةِ النَّاجِيَةِ بِصِفَةِ الْخَيْرِيَّةِ، وَالْعَدَالَةُ فِيْ مَوَاضِعَ عَدِيْدَةٍ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ كَمَا قَالَ جل جلاله: كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (1) اَلْآيَةَ، وَقَالَ : وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطاً (2) أَيْ عَدْلاً ، وَجَمْعٌ كَثِيْرٌ مِنَ الْأَئِمَّةِ عَلَى أَنَّ الْمُخَاطَبِيْنَ فِيْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ الْكَرِيْمَتَيْنِ الْأَصْحَابُ الْكِرَامُ.

وَقَالَ تَعَالَى : وَالسَّابِقُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا

---

(1) آل عمران : 110.

(2) البقرة : 143.

أَبَدًا، ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ.[1]

وَ لَا مَرْتَبَةَ أَفْضَلُ وَأَعْلَى مِنْ رِضْوَانِ اللهِ تَعَالَى كَمَا يُخْبِرُ عَنْهُ قَوْلُهُ تَعَالَى : وَرِضْوَانٌ مِنَ اللهِ أَكْبَرُ[2] وَقَوْلُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَاكِيًا عَنِ اللهِ تَعَالَى : أُحِلُّ لَكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ أَبَدًا، وَلِهٰذَا قَالَ تَعَالَى فِيْ آخِرِ تِلْكَ الْآيَةِ : ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ.

وَاخْتَلَفَ الْمُفَسِّرُوْنَ فِيْ أَنَّ الْمُرَادَ بِالسَّابِقِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ مَنْ هُمْ ؟ فَذَهَبَ بَعْضُهُمْ إِلَى أَنَّهُمْ أَهْلُ الْبَدْرِ، وَهُمْ كَانُوْا ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَ ثَلَاثَ مِائَةِ نَفَرٍ، وَقَالَتْ طَائِفَةٌ أُخْرَى : أَنَّهُمْ أَهْلُ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ، وَهُمْ كَانُوْا خَمْسَ مِائَةٍ وَأَلْفِ نَفَرٍ، وَذَهَبَ جَمَاعَةٌ إِلَى أَنَّ هُمُ الَّذِيْنَ صَلُّوا إِلَى الْقِبْلَتَيْنِ الْكَعْبَةِ ، وَبَيْتِ الْمَقْدِسِ.

وَقَالَتْ فِرْقَةٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ : يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ الْمُرَادُ جَمِيْعَ الصَّحَابَةِ، وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ الْمُرَادُ جَمْعًا مِنَ الصَّحَابَةِ الَّذِيْنَ أَحْرَزُوْا قَصَبَاتِ السَّبْقِ فِيْ مِضْمَارِ الْإِسْلَامِ، وَسَلَكُوْا طَرِيْقَ الْإِيْمَانِ وَالْعِرْفَانِ بِقِدَمِ التَّقَدُّمِ عَلَى الْأَكْفَاءِ وَالْأَقْرَانِ، وَالْمُرَادُ بِالتَّابِعِيْنَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ سَائِرُ الصَّحَابَةِ، وَعَلَى كُلِّ التَّقَادِيْرِ دُخُوْلُ جَمِيْعِ الصَّحَابَةِ فِيْ مَرْتَبَةِ الرِّضْوَانِ وَالْفَوْزِ الْعَظِيْمِ أَمْرٌ مُقَرَّرٌ، وَالْأَحَادِيْثُ الْكَثِيْرَةُ الدَّالَّةُ عَلَى عَدَالَتِهِمْ وَفَضِيْلَتِهِمْ ثَبَتَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَرِضْوَانُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ.

مِنْهَا أَنَّهُ قَالَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، وَمِنْهَا أَنَّهُ قَالَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ أَنْفَقَ أَحَدُكُمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَه، مِنْهَا أَنَّهُ

(1) التوبة : 100.

(2) التوبة : 72.

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ أَصْحَابِيْ! اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ أَصْحَابِيْ! لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِيْ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِيْ، وَمَنْ آذَانِيْ فَقَدْ آذَى اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَمَنْ آذَى اللهَ فَيُوْشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ.

وَمِنْهَا أَنَّ الْإِمَامَ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلَ أَوْرَدَهُ فِيْ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ أَنَّهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفاً وَلَا عَدْلاً، أَيْ لَا فَرِيْضَةً وَلَا نَافِلَةً، وَقِيْلَ : لَا تَوْبَةَ وَلَا فِدْيَةَ، وَقِيْلَ : اَلْعَدْلُ يَعْنِيْ لَا نَافِلَةً وَلَا فَرِيْضَةً وَلَا فِدْيَةً وَلَا تَوْبَةً، وَالْأَحَادِيْثُ فِيْ هَذَا الْبَابِ كَثِيْرَةٌ، لَوْ تَشْتَغِلْ بِتَعْدَادِهَا لَجَرَّ إِلَى حَدِّ التَّطْوِيْلِ، فَلْنَقْتَصِرْ بِقَلَّ عَنْ كُلٍّ وَبِغَيْضٍ عَنْ فَيْضٍ.

بَيَانُ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اخْتَلَفَ أَهْلُ السِّيَرِ وَالتَّوَارِيْخِ فِيْ أَوَّلِ مَنْ آمَنَ مِنَ الصَّحَابَةِ، فَذَهَبَ جَمْعٌ إِلَى أَنَّهُ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، وَهَذَا الْقَوْلُ مَرْوِيٌّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَنْبَسَةَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ إِحْدَى رِوَايَاتِهِ، وَثَبَتَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَنْبَسَةَ أَنَّهُ قَالَ : لَمَّا فُزْتُ بِدَوْلَةِ الْإِسْلَامِ، سَئَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَقَكَ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ؟ فَقَالَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : حُرٌّ وَعَبْدٌ ، قَالَ : وَمَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ وَبِلَالٍ، وَثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِرِوَايَةِ الثِّقَاتِ الْعُدُوْلِ أَنَّهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَئَلَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ : هَلْ قُلْتَ شِعْرًا فِيْ شَأْنِ أَبِيْ بَكْرٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ، وَأَنْشَدَ هَذِهِ الْأَبْيَاتِ :

إِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ أَخِي ثِقَةٍ ... فَاذْكُرْ أَخَاكَ أَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا

خَيْرَ الْبَرِيَّةِ أَتْقَاهَا وَأَعْدَلَهَا ... بَعْدَ النَّبِيِّ وَأَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا

وَالثَّانِي التَّالِيْ الْمَحْمُوْدَ مَشْهَدُهُ ... وَأَوَّلَ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا

وَثَانِيَ اثْنَيْنِ فِي الْغَارِ الْمُنِيْفِ وَقَدْ ... طَافَ الْعَدُوُّ بِهِ إِذْ صَعَّدَ الْجَبَلَا

وَكَانَ حِبَّ رَسُوْلِ اللهِ قَدْ عَلِمُوْا ... مِنَ الْبَرِيَّةِ لَمْ يَعْدِلْ بِهِ رَجُلاً

فَسُرَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ : أَحْسَنْتَ يَا حَسَّانُ!.

وَذَهَبَتْ طَائِفَةٌ إِلَى أَنَّهُ خَدِيْجَةُ الْكُبْرَى عَلَيْهَا التَّحِيَّةُ وَالثَّنَا، وَهٰكَذَا مَرْوِيٌّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ الرِّوَايَةِ الْأُخْرَى، وَقَالَتْ طَائِفَةٌ : أَنَّهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، وَهٰذَا الْقَوْلُ مَرْوِيٌّ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ وَسَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَمِقْدَادِ بْنِ أَسْوَدَ الْكِنْدِيِّ وَخَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتِ الْأَنْصَارِيِّ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ، وَالرِّوَايَةُ الْأُخْرَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ : اَلسَّبْقُ ثَلَاثَةٌ : اَلسَّابِقُ إِلَى مُوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ، وَالسَّابِقُ إِلَى عِيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ صَاحِبُ يٰس، وَالسَّابِقُ إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ.

وَالْمَرْوِيُّ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ وَسَلْمَانَ أَنَّهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ الْمُؤَيِّدِ يَدَ عَلِيٍّ، وَقَالَ إِنَّ هٰذَا أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِيْ، وَقَالَ سَلْمَانُ : أَنَّهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَوَّلُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وُرُوْدًا عَلَى الْحَوْضِ أَوَّلُهَا إِسْلَامًا عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ، وَفِيْ قِصَّةِ نِكَاحِ فَاطِمَةَ - رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا- أَنَّهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : زَوَّجْتُكِ بِمَنْ عِرْفَانُهُ أَكْثَرُ مِنْ عِرْفَانِ الْكُلِّ، وَإِيْمَانُهُ سَبَقَ عَلَى إِيْمَانِ الْكُلِّ، وَالْأَبْيَاتُ الْمَنْقُوْلَةُ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ الثَّابِتِ فِيْ مَدْحِ عَلِيٍّ - كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ الْوَجِيْهَ - مُشِيْرَةٌ إِلَى هٰذَا الْمَعْنَى أَيْضًا، وَهِيَ هٰذِهِ :

مَا كُنْتُ أَحْسَبُ هٰذَا الْأَمْرَ مُنْصَرِفًا ... عَنْ هَاشِمٍ ثُمَّ مِنْهَا عَنْ أَبِي حَسَنِ

أَلَيْسَ أَوَّلَ مَنْ صَلَّى لِقِبْلَتِهِمْ ... وَأَعْلَمَ النَّاسِ بِالْفُرْقَانِ وَالسُّنَنِ

وَالْبَيْتُ الْمَرْوِيُّ عَنْ حَضْرَتِهِ - كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْوَجِيْهَ دَالٌّ عَلَى هٰذَا :

سَبَقْتُكُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ طُرًّا صَغِيرًا مَا بَلَغْتُ أَوَانَ حُلُمِي

وَقَالَ وَاحِدٌ مِنْ فُصَحَاءِ الْعَرَبِ مُفْصِحًا عَنْ هَذَا الْمَعْنَى :

قُلْ لِابْنِ مُلْجِمٍ وَالْأَقْدَارُ غَالِبَةٌ هَدَمْتَ وَيْلَكَ لِلْإِسْلَامِ أَرْكَانَا

قَتَلْتَ أَفْضَلَ مَنْ يَمْشِيْ عَلَى قَدَمٍ وَأَوَّلُ النَّاسِ إِسْلَاماً وَإِيْمَانَا

وَالصَّحِيْحُ عِنْدَ مُحَقِّقِيْ أَهْلِ السِّيَرِ وَالتَّوَارِيْخِ : أَنَّ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ خَدِيْجَةُ الْكُبْرَى، ثُمَّ عَلِيٌّ الْمُرْتَضَى، ثُمَّ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، ثُمَّ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ، ثُمَّ بِلَالٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ.

وَرَوَى ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِيْ كِتَابِهِ الْاِسْتِيْعَابِ : أَنَّهُ سَئَلَ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ إِسْلَامُ عَلِيٍّ كَانَ أَسْبَقُ أَمْ إِسْلَامُ أَبِيْ بَكْرٍ ؟ فَأَجَابَ سُبْحَانَ الله! أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ، لَكِنَّهُ رَاعَى جَانِبَ أَبِيْ طَالِبٍ، فَلَمْ يُظْهِرْ إِيْمَانَهُ، وَبَعْدَهُ أَسْلَمَ أَبُوْ بَكْرٍ، وَ أَظْهَرَ إِسْلَامَهُ، وَلِهَذَا وَقَعَ النَّاسُ فِي الْاِشْتِبَاهِ، وَقَالَ بَعْضٌ مِنْ أَئِمَّةِ الدِّيْنِ : إِنَّ الْأَقْرَبَ إِلَى الْاِحْتِيَاطِ وَالْوَرَعِ أَنْ يُقَالَ : أَوَّلُ مَنْ آمَنَ مِنَ النِّسَاءِ خَدِيْجَةُ وَمِنَ الصِّبْيَانِ عَلِيٌّ، وَمِنَ الرِّجَالِ الْأَحْرَارِ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ، وَمِنَ الْمَوَالِيْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، وَمِنَ الْعَبِيْدِ بِلَالٌ :

بَيَانُ فَضِيْلَةِ بَعْضِ الصَّحَابَةِ عَلَى الْبَعْضِ الْآخَرِ وَرِعَايَةِ حُقُوْقِهِمْ رِضْوَانُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ

عَلَى أَزْوَاجِهِمْ رِضْوَانُ رَبِّيْ وَمَغْفِرَةٌ إِلَى يَوْمِ الْحِسَابِ

يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ لَا يُهْمِلَ دَقِيْقَةً مِنْ دَقَائِقِ تَعْظِيْمِهِمْ وَاحْتِرَامِهِمْ، وَيَعْتَقِدَ فَضْلَ الْكُلِّ كَمَا أَخْبَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَوَرَدَتْ بِهِ الْأَخْبَارُ، فَنُقِلَ عَنْهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : أَرْأَفُ أُمَّتِيْ أَبُو بَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِيْ دِيْنِ اللهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدٌ، وَأَقْرَؤُهُمْ أُبَيٌّ، وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذٌ، وَإِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيناً، وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ : أَبُوْ هُرَيْرَةَ وِعَاءٌ

الْعِلْمِ.

وَيَعْتَقِدَ كَمَا انْعَقَدَ بِهِ الْإِجْمَاعُ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ أَنَّ أَفْضَلَهُمْ : الْخُلَفَاءُ الْأَرْبَعَةُ عَلَى تَرْتِيْبِ الْخِلَافَةِ، ثُمَّ بَقِيَّةُ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ، ثُمَّ أَهْلُ بَدْرٍ، ثُمَّ أَهْلُ أُحُدٍ، ثُمَّ أَهْلُ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ، وَهٰذَا مَذْهَبُ أَصْحَابِ الْحَدِيْثِ، وَالْمَشْهُوْرُ عِنْدَ الشَّافِعِيَّةِ وَأَبُوْ شَكُوْرِ السُّلَمِيُّ الَّذِيْ هُوَ مِنْ أَكَابِرِ عُلَمَائِنَا الْحَنَفِيَّةِ، أَوْرَدَ فِيْ كِتَابِهِ "التَّمْهِيْدِ" : أَنَّ أَفْضَلَ النَّاسِ بَعْدَ الْخُلَفَاءِ أَهْلُ بَيْتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ الَّذِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ بِخُصُوْصِهِمْ أَنَّهُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ أَهْلُ الْبَدْرِ، ثُمَّ أَهْلُ الْحُدَيْبِيَةِ، ثُمَّ سَائِرُ الصَّحَابَةِ أَفْضَلُ مِنْ بَاقِي الْأُمَّةِ، ثُمَّ التَّابِعُوْنَ، ثُمَّ تَبَعُ التَّابِعِيْنَ، وَخَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، يَدُلُّ دَلَالَةً وَاضِحَةً عَلَى هٰذَا الْمَعْنَى.

وَاعْلَمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ شَأْنِ جَمْعٍ مِنَ الصَّحَابَةِ عُمُوْمًا أَنَّهُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِثْلُ أَهْلِ بَدْرٍ وَأَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ، وَقَالَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِهِمْ بِالتَّعْيِيْنِ بِاسْمِهِ كَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ، وَخَدِيْجَةَ الْكُبْرَى، وَالْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ، وَأَمِيْرَيِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، وَعُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيِّ، وَسَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ وَثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شُمَاسٍ وَغَيْرِهِمْ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ، وَ جَمَاعَةُ آلِ الصَّحَابَةِ الَّذِيْنَ لَمْ يَرِدْ هٰذِهِ الْفَضِيْلَةُ فِيْ شَأْنِهِمْ حُكْمُهُمْ عِنْدَ جُمْهُوْرِ الْمُتَكَلِّمِيْنَ وَأَرْبَابِ الْأُصُوْلِ حُكْمُ سَائِرِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَيْ فِي التَّفْوِيْضِ بِمَشِيَّةِ الْحَقِّ جَلَّ وَعَلَا، لٰكِنَّ الرَّجَاءَ بِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ فِيْ شَأْنِهِمْ أَكْثَرُ مِنْ غَيْرِهِمْ، وَيَقْتَضِيْ ظَاهِرُ مَا رَوَى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ "أَنَّهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِيْ، أَوْ رَأَى مَنْ رَآنِيْ" أَنْ يُقَالَ إِنَّهُمْ رِضْوَانُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ بَلْ وَالتَّابِعِيْنَ أَيْضًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. وَهٰذَا هُوَ الْحَقُّ. وَاللهُ تَعَالَى

أَعْلَمُ.

وَلَا يَخْفِي أَنَّ الْمُخَالَفَةَ وَالْمُخَاصَمَةَ الَّتِيْ وَقَعَتْ بَيْنَ بَعْضِ الصَّحَابَةِ مَحْمُوْلَةٌ عَلَى أَنَّهَا كَانَتْ عَنِ اجْتِهَادٍ، لَا عَنْ نَفْسَانِيَّةٍ، وَكُلُّهَا قَابِلَةٌ لِلتَّأْوِيْلَاتِ وَالْمَحَامِلِ الصَّحِيْحَةِ، وَعَلَى تَقْدِيْرِ تَسْلِيْمِ أَنْ لَّا يَكُوْنَ لِلْبَعْضِ مِنْهَا مَحْمَلٌ قَوِيْمٌ وَتَأْوِيْلٌ مُسْتَقِيْمٌ، نَقُوْلُ : هٰذِهِ الْمُخَالَفَاتُ مَنْقُوْلَةٌ عَنْهُمْ بِطَرِيْقِ الْآحَادِ، وَأَكْثَرُ طُرُقِهَا ضِعَافٌ، جَائِزَةُ الْكَذِبِ، غَيْرُ قَابِلَةٍ لِمُعَارَضَةِ الْآيَاتِ وَالْأَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ الْمَشْهُوْرَةِ، فَالْأَوْلَى أَنْ لَّا يُجَاسِرَ لِسَبَبِ تِلْكَ الْأَخْبَارِ فِيْ طَعْنِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، بَلْ يَجِبُ أَنْ لَّا يَحْصُلَ بِهٰذِهِ الْجَسَارَةِ الْخَسَارَةُ يَوْمَ الْحِسَابِ حَتّٰي لَا يَلْزَمَ إِبْطَالُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ بِالْأَخْبَارِ الْجَائِزَةِ الْكَذِبِ، وَيَنْبَغِي أَنْ يَحْذَرَ عَنِ التَّهْدِيْدَاتِ الَّتِيْ ثَبَتَتْ عَنْ أَصْحَابِ الشَّرْعِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَلَا يَخْفَى عَلَى ذَوِي النُّهَى أَنَّ لِلصَّحَابَةِ حُقُوْقًا كَثِيْرَةً عَلَى ذِمَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ، لِأَنَّهُمْ نَصَرُوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَهَاجَرُوْا الْأَوْطَانَ وَفَدَوْا دِيْنَهُ بِحَيَاتِهِمْ حَيَاتَهُ، وَمَعَ أَقْسَامِ الْإِيْذَاءِ وَالْإِضْرَارِ عَنِ الْكُفَّارِ وَمَعَ الْفَقْرِ مَا انْحَرَفُوْا عَنْ طَرِيْقِ الْحَقِّ وَسَلَكُوْا سَبِيْلَ الصَّوَابِ، بَلْ وَزَادُوْا فِي الْإِسْتِقَامَةِ وَثَبَاتِ الْقَدَمِ وَبَعْدَهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَسَطُوْا بِسَاطَ الشَّرِيْعَةِ وَإِشَاعَةَ الْمِلَّةِ، وَفِيْ زَمَانِهِمْ شَاعَ الْإِسْلَامُ وَظَهَرَ فِي أَكْثَرِ الْأَقَالِيْمِ وَالْبِلَادِ، وَتَطَهَّرَ وَجْهُ الْغَبْرَاءِ مِنْ غُبَارِ الْكُفْرِ وَقَذَرِ الشِّرْكِ، وَبَقِيَ مِنْهُمُ الْآثَارُ الْحَسَنَةُ وَالْأُمُوْرُ الْمُسْتَحْسِنَةُ، وَانْتَشَرَ مِنْهُمْ أَحْكَامُ الشَّرِيْعَةِ وَآدَابُ الطَّرِيْقَةِ وَمَعَارِفُ الْحَقِيْقَةِ، وَمِنْهُمْ وَبِسَبَبِهِمْ وَصَلَ إِلَيْنَا أَقْوَالُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَأَفْعَالُهُ وَأَحْوَالُهُ، وَبِبَرَكَتِهِمْ فُزْنَا بِدَوْلَةِ مُتَابِعَةِ الَّتِيْ هِيَ سَبَبٌ لِلنَّجَاةِ وَرَفْعِ الدَّرَجَاتِ - وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَعَالَى عَلَى ذٰلِكَ -

عَلَى أَرْوَاحِهِمْ تُحَفُ التَّحَايَا ... مِنَ اللهِ الَّذِيْ خَلَقَ الْبَرَايَا

بَيَانُ عِدَادِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ وَتَعْيِيْنِ أَكْثَرِهِمْ

رِوَايَةً عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اعْلَمْ أَنَّ حَصْرَ الصَّحَابَةِ فِيْ عَدَدٍ مُعَيَّنٍ مُتَعَذِّرٌ لِانْتِشَارِهِمْ فِي الْبِلَادِ وَالْبَوَادِي الْمُتَفَرِّقَةِ وَلِعَدَمِ اطِّلَاعِ النَّاسِ عَلَى أَفْرَادِهِمْ، وَقَدْ رَوَى إِمَامُ أَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ وَأَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الْقَدِيْمِ وَالْحَدِيْثِ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى فِيْ صَحِيْحِهِ : أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ فِيْ قِصَّةِ تَخَلُّفِهِ عَنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ : وَأَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرٌ، لَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ – يَعْنِي الدِّيْوَانَ، وَلَكِنْ وَرَدَ فِي بَعْضِ الْأَخْبَارِ ضَبْطُ عَدَدِهِمْ فِيْ بَعْضِ الْغَزَوَاتِ وَالْأَسْفَارِ كَغَزْوَةِ تَبُوْكَ وَحَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَإِنَّ فِيْ تَبُوْكَ كَانُوْا ثَلَاثِيْنَ أَلْفًا أَوْ أَرْبَعِيْنَ أَلْفًا أَوْ سَبْعِيْنَ أَلْفًا، وَفِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ كَانُوْا أَزْيَدَ مِنْ مِائَةِ أَلْفٍ، وَرُوِيَ أَنَّ فِيْ مَجْلِسِ أَبِيْ زُرْعَةَ الرَّازِيِّ الَّذِيْ هُوَ مِنْ كِبَارِ أَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ قَالُوْا : إِنَّ أَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ زَائِدَةً عَلَى أَرْبَعَةِ آلَافٍ، فَقَالَ أَبُوْ زُرْعَةَ الرَّازِيُّ : مَنْ تَكَلَّمَ بِهٰذَا الْكَلَامِ – كَسَّرَ اللهُ تَعَالَى أَسْنَانَهُ – هٰذَا قَوْلُ الزَّنَادِقَةِ وَالْمَلَاحِدَةِ، مَنْ يَقْدِرُ عَلَى حَصْرِ أَحَادِيْثِهِ أَن رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ارْتَحَلَ عَنِ الدُّنْيَا، كَانَ أَصْحَابُهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ وَأَلْفٍ، وَكُلُّهُمْ فَازُوْا بِرُؤْيَتِهِمْ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَنَظَمُوْا دُرَرَ أَحَادِيْثِهِ فِيْ أَخْيُطِ السَّمْعِ وَسَلَكَ الضَّبْطَ وَالْجَمْعَ، فَسَئَلَ أَبُوْ زُرْعَةَ أَنَّ ذٰلِكَ الْجَمَّ الْغَفِيْرَ وَالْجَمْعَ الْكَثِيْرَ مَنْ كَانُوْا ؟ وَأَيْنَ سَمِعُوْا مِنْهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ أَهْلُ الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ وَأَهْلُ مَا بَيْنَهُمَا وَأَعْرَابُ الْأَطْرَافِ وَأَشْرَافِهَا : وَالَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَهُ فِيْ سَفَرِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ كُلُّهُمْ رَأَوْهُ وَسَمِعُوْا عَنْهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ.

وَمِنْ جُمْلَةِ الصَّحَابَةِ الَّذِيْنَ أَحْرَزُوْا قَصَبَاتِ السَّبْقِ فِيْ مِضْمَارِ كَثْرَةِ الرِّوَايَةِ وَنُقَّادِ الْحَدِيْثِ شَهِدُوْا لَهُمْ بِأَنَّهُمْ أَكْثَرُ الصَّحَابَةِ رِوَايَةً، فَأَوَّلُهُمْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيُّ، وَثَانِيْهِمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، ثَالِثُهُمْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، وَرَابِعُهُمْ عَائِشَةُ الصِّدِّيْقَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ، وَيُسَمَّى هٰؤُلَاءِ الْفُقَهَاءَ

الْأَرْبَعَةِ.

جَعَلَ الْحَاكِمُ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ النَّيْسَابُوْرِيُّ الصَّحَابَةَ بِاعْتِبَارِ سَبْقِ الْإِسْلَامِ وَالْهِجْرَةِ الْكَامِلَةِ وَحُضُوْرِ الْمَشَاهِدِ الْفَاضِلَةِ إِثْنَاعَشَرَ طَبَقَةً بِعَدَدِ بُرُوْجِ الْأَفْلَاكِ لِسُهُوْلَةِ الضَّبْطِ وَالْإِدْرَاكِ، وَالْحَقُّ أَنَّ كُلَّ طَبَقَةٍ مِنْهُمْ عَلَى مِنْوَالِ بُرْجٍ مِنْ بُرُوْجِ الْأَفْلَاكِ مُشْتَمِلٌ عَلَى الْكَوَاكِبِ الثَّوَاقِبِ لِوُرُوْدِ "أَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ"، وَإِنْ كَانَ فِيْ تِلْكَ الْبُرُوْجِ الْكَوَاكِبُ الْمُنَوَّرَةُ، فَفِيْ هٰذِهِ الطَّبَقَاتِ أَيْضًا أَصْحَابُ الصِّدْقِ وَالصَّفَا - وَ شَتَّانَ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدٍ - لِأَنَّ الاِهْتِدَاءَ بِهَا يُوْصِلُ إِلَى الْمَقَاصِدِ الدُّنْيَوِيَّةِ وَمَنَازِلِهَا، وَالاِقْتِدَاءَ بِهِمْ يُوْجِبُ حُصُوْلَ الْمَطَالِبِ الدِّيْنِيَّةِ وَالْمَآرِبِ الْأُخْرَوِيَّةِ، وَالْقُرْبَ مِنْ حَضرةِ الْمَوْلَى جَلَّ وَعَلَا.

هٰذَا وَأَمَّا **الطَّبَقَةُ الْأُوْلَى** فَقَوْمٌ تَشَرَّفُوْا بِخِدْمَةِ سُلْطَانِ الرِّسَالَةِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَكَّةَ الْمُبَارَكَةِ أَوَانَ ابْتِدَاءِ الْبَعْثَةِ، وَتَمَتَّعُوْا مِنْهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِحَظٍّ كَافٍ وَنَصِيْبٍ وَافٍ ، انْتَشَرَتْ إِعْلَامُ سَابِقِيَّتِهِمْ وَأَفْضَلِيَّتِهِمْ فِيْ مَيْدَانِ الْإِيْقَانِ، وَكَمَا قِيْلَ : "الْأَلْقَابُ تَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ"، لَقَّبَهُمْ لِسَانُ الْوَقْتِ بِسِبَاقِ الْإِسْلَامِ كَخَدِيْجَةَ الْكُبْرَى وَأَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَعَلِيٍّ الْمُرْتَضَى وَبَاقِي الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ، وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَبِلَالٍ وَغَيْرِهِمْ.

وَالطَّبَقَةُ الثَّانِيَةُ : أَصْحَابُ دَارِ النَّدْوَةِ، وَهُمْ قَوْمٌ آمَنُوْا بِهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَارِ النَّدْوَةِ حِيْنَ أَعَزَّ اللهُ الْإِسْلَامَ بِإِيْمَانِ قُدْوَةِ الْأَصْحَابِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ.

وَالطَّبَقَةُ الثَّالِثَةُ : قَوْمٌ هَجَرُوْا مَوَاطِنَهُمُ الْمَعْرُوْفَةَ وَمَسَاكِنَهُمُ الْمَأْلُوْفَةَ لِسَبَبِ أَذِيَّةِ الْكُفَّارِ، وَاخْتَارُوْا الْهِجْرَةَ إِلَى الْحَبَشَةِ بِرُخْصَةِ سَيِّدِ الْأَبْرَارِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَادَامَ الْفَلَكُ الدَّوَّارُ كَأَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الْأَسَدِ الْمَخْزُوْمِيِّ وَجَعْفَرَ الطَّيَّارِ وَالْبَعْضِ الْآخَرِ مِنَ الصَّحَابَةِ الْأَخْيَارِ.

وَالطَّبَقَةُ الرَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ : طَائِفَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ الَّذِيْنَ وَفَدُوْا مِنَ الْمَدِيْنَةِ فِي السَّنَةِ الثَّانِيَةَ عَشَرَ وَالثَّالِثَةَ عَشَرَ لِمُلَاقَاتِهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ، وَآمَنُوْا بِهِ فِيْ مَنْزِلِ عَقَبَةَ.

وَالطَّبَقَةُ السَّادِسَةُ : فِرْقَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ فَازُوْا بِمُتَابَعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمُبَايَعَتِهِ فِيْ قُبَا قَبْلَ وُصُوْلِهِ. صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

وَالطَّبَقَةُ السَّابِعَةُ : أَهْلُ بَدْرٍ، وَهُمُ الْمُبَارِزُوْنَ الَّذِيْنَ نَشَرُوْا أَعْلَامَ الْجِهَادِ بِكَمَالِ الْمُسَابَقَةِ وَالِاجْتِهَادِ، وَحَارَبُوْا مَعَ أَعْدَاءِ الدِّيْنِ، وَنَصَرُوْا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَانْتَقَمُوْا عَنْ ذٰلِكَ الْجَيْشِ بِالْغَضَبِ وَالطَّيْشِ، وَدَفَعُوْا الْأَذِيَّةَ عَنْ أَفْضَلِ بَنِيْ آدَمَ وَأَشْرَفِ قُرَيْشٍ، وَبِذٰلِكَ فَازُوْا بِشَرَفِ قَوْلِهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ : اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ! فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ.

وَالطَّبَقَةُ الثَّامِنَةُ : هُمُ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا إِلَى الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ بَدْرٍ، وَقِيْلَ : الْحُدَيْبِيَّةِ.

وَالطَّبَقَةُ التَّاسِعَةُ : هُمُ الَّذِيْنَ جَدَّدُوا الْمُبَايَعَةَ بِهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةِ السَّمُرَةِ فِي سَفَرِ الْحُدَيْبِيَّةِ، وَأَكَّدُوْا الْمُطَاوَعَةَ، وَفَتَحُوْا أَبْوَابَ رِضَا اللهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَلَى وُجُوْهِ الْآمَالِ وَالْأَمَانِيِّ، فَتَوَّجَهُمُ اللهُ تَعَالَى بِتَاجِ "لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْآيَةَ وَهُوَ مُسَمَّوْنَ بِأَهْلِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانَ.

وَالطَّبَقَةُ الْعَاشِرَةُ : هُمُ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ صُلْحِ الْحُدَيْبِيَّةِ وَقَبْلَ فَتْحِ مَكَّةَ، كَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا.

وَالطَّبَقَةُ الْحَادِيَةَ عَشَرَ : طَائِفَةٌ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ أَسْلَمُوْا فِيْ فَتْحِ مَكَّةَ، فَمِنْهُمْ مَنْ أَسْلَمَ بِالطَّوْعِ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَسْلَمَ بِالْكَرْهِ، وَهُمْ مُسَمَّوْنَ بِمُؤَلَّفَةِ الْقُلُوْبِ.

وَالطَّبَقَةُ الثَّانِيَةُ عَشَرَ : عِصَابَةٌ مِنْ شُبَّانِ الصَّحَابَةِ وَصِبْيَانِهِمُ الَّذِيْنَ لَاقُوْهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَحَجَّةِ الْوَدَاعِ كَأَبِي الطُّفَيْلِ وَأَبِي جُحَيْفَةَ السُّوَائِيِّ

وَسَائِبَ بْنَ يَزِيْدَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صَعْيْر - وَاللهُ الْمُوَفِّقُ لِلْخَيْرِ - وصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِه وَسَلَّمَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَأَحْبَابِهِ. آمِيْنَ.

قَدْ تَمَّ الْجُزْءُ الشَّرِيْفُ الَّذِيْ هُوَ مِنْ تَأْلِيْفَاتِ سَيِّدِيْ وَشَيْخِيْ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى وَإِيَّايَ- وَنَفَعَنَا بِهِ بِجَاهِ سَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَتَرَحَّمْ وَتَحَنَّنْ عَلَى شَفِيْعِ ذُنُوْبِنَا وَكَشَّافِ كُرُوْبِنَا وَسَتَّارِ عُيُوْبِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَأَحْبَابِهِ وَسَلِّمْ.

¤ ¤ ¤ ¤ ¤

ماخذ ومراجع

(١)القرآن الكريم

(٢)الاستيعاب فى معرفة الأصحاب للإمام أبى عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البرّ القرطبى(ت٤٦٣ھ)،مطبوعة:دار الكتب العلمية، بيروت،الطبعة الثانية ١٤٢٢ھ-٢٠٠٢م

(٣)أسد الغابة فى معرفة الصحابة للإمام عزّ الدين بن الأثير أبى الحسن على بن محمد الجزرىّ(ت٦٣٠ھ)،مطبوعة:دار الفكر،بيروت،١٤٢٣ھ-٢٠٠٣م

(٤)الإصابة فى تمييز الصحابة للإمام الحافظ شهاب الدّين أحمد بن على بن حجر

العسقلانى(ت٨٥٢ھ)،مطبوعة:دار الفكر،بيروت،الطبعة الأولىٰ١٤٢ھ-٢٠٠١م

(٥)الأعلام للإمام خير الدين الزِّرِكلى(ت١٣٩٦ھ)،مطبوعة:دار العلم للملايين، بيروت،الطبعة السادسة عشر ٢٠٠٥م

(٦)امام رازی،مؤلّف:عبدالسلام ندوی،مطبوعہ:دار المصنفین شبلی اکیڈمی گڑھ،انڈیا،

طباعت:٢٠١٢ء

(٧)البداية والنهاية للإمام أبى الفداء الحافظ ابن كثير الدمشقى (ت٧٧٤ھ)، مطبوعة:دار الفكر،بيروت،الطبعة الثانية١٤١٨ھ-١٩٩٧م

(٨)تتمّة جامع الأصول فی أحاديث الرسول للإمام مجد الدين أبی السعادات المبارك بن محمد ابن الأثير الجزری(ت٦٠٦ھ)،مطبوعة:دار الفكر، بيروت،١٤١٧ھ-١٩٩٧م

(٩)تاريخ الإسلام للإمام الحافظ المؤرّخ شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبی(ت٧٤٨ھ)،مطبوعة:دار الكتاب العربی،بيروت،الطبعة الرابعة ١٤٢٢ھ-٢٠٠١م

(١٠)تدريب الراوی فی شرح تقريب النواوی للحافظ جلال الدين عبد الرحمٰن بن أبی بكر السيوطی(ت٩١١ھ)،مطبوعة:دار الكتاب العربی، بيروت،١٤١٩ھ-١٩٩٩م

(١١)تيسير مصطلح الحديث للدكتور أبی حفص محمود بن أحمد الطّحّان، مطبوعة:مكتبة المعارف،الرياض،الطبعة العاشرة١٤٢٥ھ-٢٠٠٤م

(١٢)جامع التحصيل فی أحكام المراسيل للإمام الحافظ صلاح الدين أبی سعيد بن خليل بن كيكلدی العلائی(ت٧٦١ھ)،مطبوعة:عالم الكتب، بيروت،الطبعة الثانية ١٤٠٧ھ-١٩٨٦م

(١٣)حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت،مؤلف:پروفیسر محمد ایوب قادری،مطبوعہ:ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی،طباعت:١٩٨٣ء

(١٤)سُنن التّرمذیّ للإمام أبی عيسی محمّد بن عيسی التّرمذی (ت٢٧٩ھ)، مطبوعة:دارُ الكتب العلمية،بيروت،الطبعة الأولی١٤٢١ ھ-٢٠٠٠م

(١٥)سبل الهدى والرّشاد للإمام محمد بن يوسف الصالحی الشامی (تت٩٤٢ھ) مطبوعة:دار الكتب العلمية،بيروت،الطبعة الأولىٰ١٤١٤ھ-١٩٩٣م
(١٦)صحيح البخارى للإمام الحافظ أبي عبد الله محمّد بن إسماعيل بن إبراهيم البخارى(ت٢٥٦ھ)،مطبوعة:دارُالكتب العلمية،بيروت،١٤٢٠ھ-١٩٩٩م
(١٧)صحيح مسلم للإمام أبي الحُسين مُسلم بن الحَجّاج القُشيرئ النّيسابُورئ (ت٢٦١ھ)،مطبوعة:دارُالكتب العلمية،بيروت
(١٨)فضائل الصحابة للإمام أبي عبد الله أحمد بن محمّد بن حنبل الشّيبانی (ت٢٤١ھ)،مطبوعة:دار ابن الجوزی،الطبعة الرابعة١٤٣٠ھ
(١٩)فتح البارى شرح صحيح البخارى للإمام الحافظ أحمد بن على بن حجر العسقلانی(ت٨٥٢ھ)مطبوعة:دارالكتب العلمية،بيروت،الطبعةالثالثة ١٤٢١ھ-٢٠٠٠م
(٢٠)الكوكب الوهّاج والرّوض البهّاج فی شرح صحيح مسلم للإمام محمد الأمين بن عبد الله الأرمیّ العلویّ الهرریّ الشافعی،مطبوعة:دار المنهاج،جدة،الطبعة الأولىٰ١٤٣٠ھ-٢٠٠٩م
(٢١)كشف الظنون عن أسامی الكتب والفنون للعلّامة مصطفٰی بن عبد الله القُسطنطنی الرّومی الحنفی(ت١٠٦٧ھ)،مطبوعة:دار الفكر،بيروت، ١٤١٩ھ-١٩٩٩م
(٢٢)المستدرك على الصّحيحين للإمام أبی عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النّيسابُوری(ت٤٠٥ھ)،مطبوعة:دار المعرفة،بيروت،الطبعةالثانية١٤٢٧ھ-٢٠٠٦م

(٢٣)معرفة علوم الحديث للإمام الحاكم أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحافظ النيسابوري(ت٤٠٥هـ)،مطبوعة:دار الكتب العلمية،بيروت،الطبعة الثانية ١٣٩٧هـ-١٩٧٧م

(٢٤)ميزان الاعتدال فى نقد الرّجال للإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي(ت٧٤٨هـ)،مطبوعة:دار الفكر،بيروت،الطبعة الأولى١٤٢٠هـ-١٩٩٩م

(٢٥)نهاية الأرب فى فنون الأدب للإمام شهاب الدين أحمد بن عبد الوهّاب النّويرى(ت٧٣٣هـ)،مطبوعة:دارالكتب العلمية،بيروت،الطبعة الأولى ١٤٢٤هـ-٢٠٠٤م

العروة في الحج والعمرة

فتاویٰ حج وعمرہ

مؤلف

حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

مرتب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی

(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر

جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

طلاقِ ثلاثہ کا شرعی حکم

مؤلف

حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

مرتب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی

(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر

جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

توہینِ رسالت
اور اسلامی قوانین

تالیف

شیخ الاسلام مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و تخریج | ترجمہ و حواشی
علامہ عبد اللہ فہیمی مدظلہ العالی | مفتی ابو محمد اعجاز احمد مدظلہ العالی

تقدیم

حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(شیخ الحدیث و رئیس دار الافتاء جامعۃ النور)

ناشر

جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان